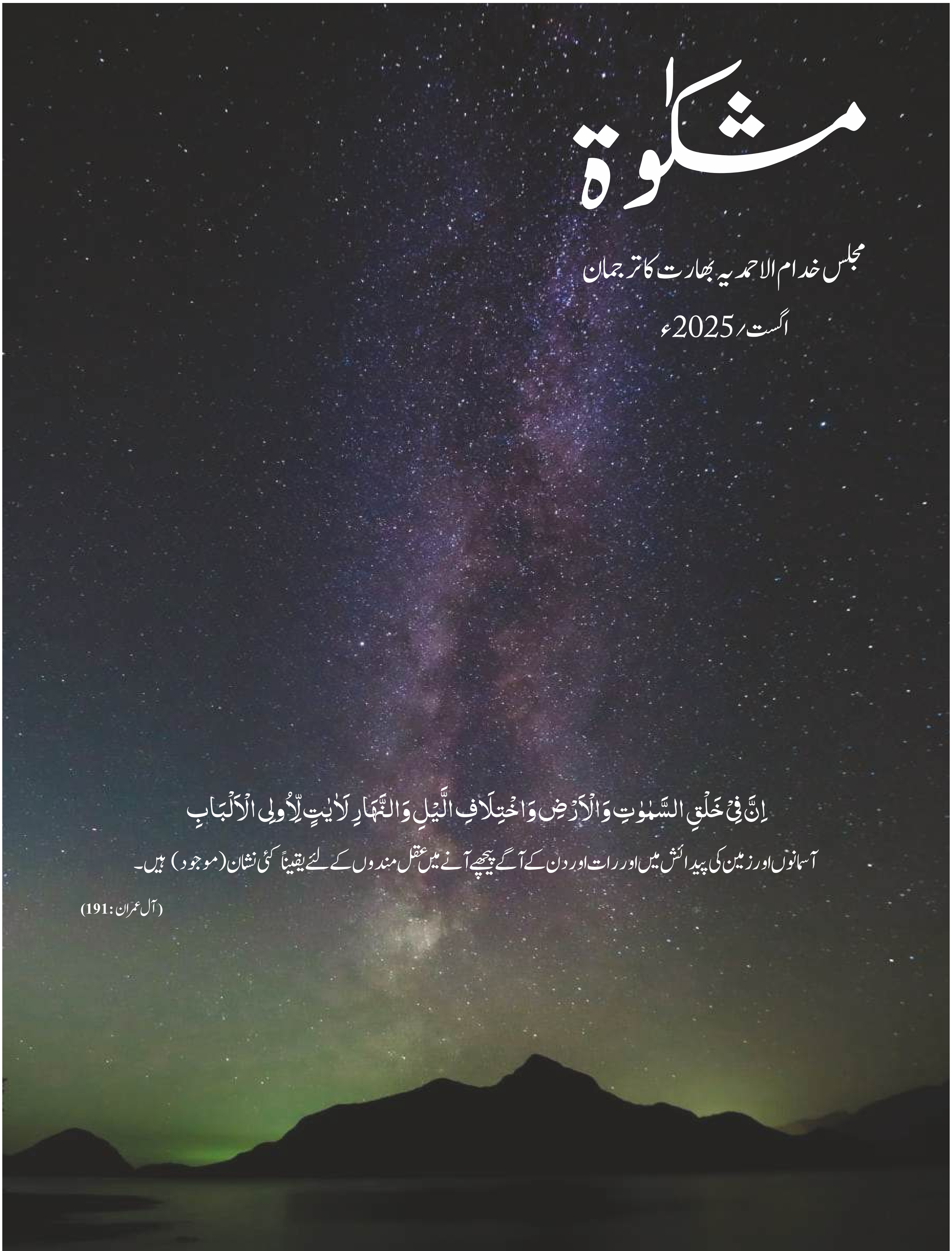

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

اگست/2025ء

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ

آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں عقل مندوں کے لئے یقیناً کئی نشان (موجود) ہیں۔

(آل عمران:191)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ذریعہ Monsoon Tabligh Campaign کے انعقاد کے چند مناظر

سالانہ صوبائی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کشمیر کے چند مناظر

محلہ مسرور قادیان کے خدام واطفال کی وقار عمل کرتے ہوئے ایک تصویر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کوریل کشمیر کی ایک یادگار تصویر

ضلعی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ضلع خوردہ/نیاگڑھ صوبہ اُڈیشہ کی ایک تصویر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ یادگیر کرناٹک

ماہنامہ

از قادیان دارالامان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

فہرست مضامین

ادا ریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی ﷺ	3
کلام الامام المہدیؑ / امام وقت کی آواز	4
خلاصہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 28/مارچ 2025ء	5
مصنوعی ذہانت انسانیت کے لئے چیلنج یا سہولت؟	8
سائنس کا سفر یونان سے بغداد تک	11
گوشۂ ادب	13
بنیادی مسائل کے جوابات	14
فتاویٰ حضرت مصلح موعودؓ	16
Diary Dose	18
بزم اطفال	19
ملکی رپورٹس	21
Health & Fitness	22
سائنس کی دنیا	23
Genesis, Vision and Mission of AMRAI in the light of Guidance by Khilafat-e- Ahmadiyya	29
Understanding the Human Experience The Need for Social Science	34
Sidedness or Chirality in Nature A deeper look into Science and Faith	36
Summary of the Friday Sermon	40

اگست 2025ء

صفر، ربیع الاول 47/1446 ہجری قمری

ظہور 1404 ہجری شمسی

نگران

شمیم احمد غوری

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

نیاز احمد نایک

نائب ایڈیٹر

فواد احمد ناصر، احسان علی او کے

مصور احمد مسرور

مینیجر

مدثر احمد گنائی

مجلس ادارت

بلال احمد آہنگر، مرشد احمد ڈار،

سید گلستان عارف

مقام اشاعت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک: 220روپیہ، بیرون ملک :: 50 1 $

قیمت فی پرچہ: 20روپیہ

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. **Editor:** Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

”کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا“

دنیا کے مختلف فکری دھاروں میں یہ سوال اکثر اٹھایا جاتا ہے کہ آیا سائنس اور مذہب، بالخصوص اسلام، ایک دوسرے کے مخالف ہیں یا ہم آہنگ؟ مغرب میں نشاۃ ثانیہ کے بعد پیدا ہونے والی بعض سائنسی تحریکوں نے دین کو فرسودہ اور غیر علمی قرار دے کر اس سے بغاوت کی، اور یوں مذہب و سائنس کے درمیان ایک خلیج قائم ہوگئی۔

لیکن اگر ہم اسلام کی تعلیمات اور تاریخ کا غیر جانب دارانہ جائزہ لیں، تو یہ حقیقت آشکار ہو جاتی ہے کہ اسلام اور سائنس نہ صرف ہم آہنگ ہیں، بلکہ ایک دوسرے کے بہترین معاون و محرک بھی ہیں۔

اسلام دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جس کی پہلی وحی کا آغاز ہی علم کے حصول کے حکم سے ہوا: اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ

قرآن مجید نے نہ صرف علم کے حصول کو فرض قرار دیا بلکہ کائنات میں غور و فکر کو عبادت کا درجہ دیا۔ قرآن کی سینکڑوں آیات انسان کو آسمانوں، زمین، سمندر، بارش، ہوا، نباتات، حیوانات اور خود انسانی جسم میں تدبر کی دعوت دیتی ہیں۔

تاریخی لحاظ سے بھی جب یورپ جہالت کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا، اُس وقت مسلمان سائنس دان دنیا کو روشنی، تحقیق، اور منطق کی راہوں پر گامزن کر رہے تھے۔ ابن الہیثم، الرازی، ابن سینا، البیرونی، ابن خلدون اور دیگر عظیم دماغ سائنس کے مختلف میدانوں میں سنگ میل ثابت ہوئے۔ ان کا دین سے تعلق مضبوط تھا، اور ان کی سائنسی کاوشیں درحقیقت اسلامی تعلیمات کا ہی عملی مظہر تھیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”پس قرآن تو سائنس کی طرف بار بار توجہ دلاتا ہے۔ چہ جائیکہ اس سے نفرت دلائے۔ قرآن نے یہ نہیں کہا کہ سائنس نہ پڑھو، کافر ہو جاؤ گے کیونکہ اسے اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ لوگ علم سیکھ جائیں گے تو میرا جادو ٹوٹ جائے گا۔ قرآن نے لوگوں کو سائنس کی تعلیم سے روکا نہیں بلکہ فرمایا ہے: قُلِ انۡظُرُوۡا مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ۔ غور کرو، زمین اور آسمان کی پیدائش میں۔ آسمان سے مراد سماوی (علوی) علوم اور زمین سے ارضی یعنی جی آولوجی (Geology)، بائی آلوجی (Biology)، آرکی آولوجی (Archeology)، طبعیات وغیرہ علوم مراد ہیں۔ اگر خدا کے نزدیک ان علوم کے پڑھنے کا نتیجہ، مذہب سے نفرت ہوتا تو قرآن کہتا ان علوم کو کبھی نہ پڑھنا۔ مگر اس کے بر خلاف وہ تو کہتا ہے، ضرور غور کرو، ان علوم کو پڑھو اور اچھی طرح چھان بین کرو کیونکہ اسے معلوم ہے علوم میں جتنی ترقی ہوگی، اس کی تصدیق ہوگی۔“ (انوار العلوم، جلد ۹، صفحہ ۵۰۱)

نیز فرمایا:

”مذہب اور سائنس میں مقابلہ ہی کوئی نہیں۔ کیونکہ مذہب خدا کا کلام ہے، اور سائنس خدا کا فعل۔ اور کسی عقلمند کے قول اور فعل میں اختلاف نہیں ہوسکتا۔ ہاں اگر کوئی جھوٹا ہو یا پاگل ہو تو اختلاف ہو گا۔ خدا کے متعلق دونوں باتیں ممکن نہیں کیونکہ خدا ناقص العقل یا ناقص الاخلاق نہیں۔ پس خدا کے قول اور فعل میں فرق نہیں۔ اسی لئے مذہب اور سائنس میں بھی تصادم نہیں۔

(انوار العلوم جلد ۹ صفحہ ۵۰۱،۴۹۹)

الغرض یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اسلام سچے اور مفید علم کا نہ صرف داعی ہے بلکہ اس کا محافظ بھی ہے۔ آج کے دور میں یہ پیغام نوجوان نسل تک پہنچانا ناگزیر ہو چکا ہے کہ سائنسی ترقی اور مذہبی وابستگی نہ صرف ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں، بلکہ ایک دوسرے کے معاون و مددگار بھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں علمِ نافع عطا فرمائے، اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اسلام کے اس روشن، عقلی اور سائنسی پہلو کو دنیا کے سامنے پیش کرسکیں۔

سلیق احمد نایک

اَلْقُرْاٰنُ الْكَرِيْمُ

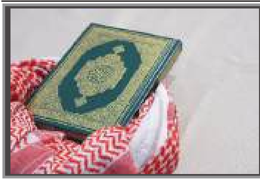

وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ○ (سورۃ الحجر آیت نمبر 22)

ترجمہ: اور کوئی چیز ایسی نہیں جس کے (غیر محدود) خزانے ہمارے پاس نہ ہوں۔ لیکن ہم اسے ایک معین اندازے سے ہی اتارا کرتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

اس آیت میں ایک بہت بڑی صداقت بیان کی گئی ہے۔ اور پہلی آیت کی مزید تفصیل کی گئی ہے ہر چیز کے خزانے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھے ہیں اور ضرورت کے مطابق وہ انسانی ذہن کو ادھر منتقل کر دیتا ہے اور لوگ ان خزانوں سے فائدہ اُٹھا لیتے ہیں۔ زمین میں سبھی کچھ تھا مگر ایک وقت تک انسان نے لوہے کا علم حاصل نہ کیا تھا۔ پھر لوہا نکلا اور اسے لوگوں نے خوب استعمال کیا مگر لوہا بے جان تھا۔ جب انسان کی ضرورت بڑھی اور اس نے دنیا میں کثرت سے پھرنا چاہا تو پتھر کے کوئلے اور بھاپ کی دریافت ہوئی اور بے جان لوہا جانداروں کی طرح کام کرنے لگا ضرورت نے ترقی کی تو تار کی بجلی کی ایجاد ہوئی۔ اس کے بعد بے تار کی بجلی کی۔ غرض ہر زمانہ کے مطابق زمین خزانے اگلتی چلی جاتی ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ الٰہی کلام کی بھی حفاظت کی جاتی ہے اس کے خزانے محفوظ رکھے جاتے ہیں اور زمانہ کی ضرورت کے مطابق نازل کئے جاتے ہیں۔ پس کلام الٰہی کو صرف ایک کتاب نہیں سمجھنا چاہئے کہ نازل ہو گئی اور پھر خدا تعالیٰ نے اس سے تعلق چھوڑ دیا۔ بلکہ کلام الٰہی ایک دنیا ہے جو ہزاروں خزانوں پر مشتمل ہے جو مختلف زمانہ کے لوگوں کے لئے ہیں جب تک وہ خزانہ سب کا سب مستحقین میں تقسیم نہ ہو جائے اس کلام کو بے حفاظت کس طرح چھوڑا جا سکتا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد 4، صفحہ نمبر 48، ایڈیشن 2004)

إِنْفَاخُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

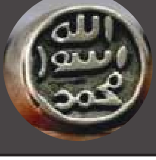

عَنۡ كَثِيرِ بۡنِ قَيۡسٍ، قَالَ: كُنۡتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرۡدَاءِ فِي مَسۡجِدِ دِمَشۡقَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرۡدَاءِ، إِنِّي جِئۡتُكَ مِنۡ مَدِينَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنۡ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، مَا جِئۡتُ لِحَاجَةٍ، قَالَ: فَإِنِّي سَمِعۡتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنۡ سَلَكَ طَرِيقًا يَطۡلُبُ فِيهِ عِلۡمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنۡ طُرُقِ الۡجَنَّةِ، وَإِنَّ الۡمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجۡنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الۡعِلۡمِ، وَإِنَّ الۡعَالِمَ لَيَسۡتَغۡفِرُ لَهُ مَنۡ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنۡ فِي الۡأَرۡضِ وَالۡحِيتَانُ فِي جَوۡفِ الۡمَاءِ، وَإِنَّ فَضۡلَ الۡعَالِمِ عَلَى الۡعَابِدِ كَفَضۡلِ الۡقَمَرِ لَيۡلَةَ الۡبَدۡرِ عَلَى سَائِرِ الۡكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الۡعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الۡأَنۡبِيَاءِ، وَإِنَّ الۡأَنۡبِيَاءَ لَمۡ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرۡهَمًا وَرَّثُوا الۡعِلۡمَ فَمَنۡ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

سنن ابو داؤد حدیث نمبر 3641

ترجمہ: کثیر بن قیس کہتے ہیں کہ میں ابوالدرداءؓ کے ساتھ دمشق کی مسجد میں بیٹھا تھا کہ اتنے میں ان کے پاس ایک شخص آیا اور ان سے کہنے لگا: اے ابوالدرداء! میں آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے شہر سے اس حدیث کے لئے آیا ہوں جس کے متعلق مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ اسے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں میں آپ کے پاس کسی اور غرض سے نہیں آیا ہوں، اس پر ابوالدرداء نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص طلب علم کے لئے راستہ طے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اسے جنت کی راہ چلاتا ہے اور فرشتے طالب علم کی بخشش کی دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں دعائیں کرتی ہیں، اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہی ہے جیسے چودھویں رات کی تمام ستاروں پر، اور علماء انبیاء کے وارث ہیں، اور نبیوں نے اپنا وارث درہم و دینار کا نہیں بنایا بلکہ علم کا وارث بنایا تو جس نے علم حاصل کیا اس نے ایک وافر حصہ لیا۔

کَلَامُ الْاِمَامِ الْمَهْدِیِّ ؑ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ہم دیکھتے ہیں کہ آجکل بہت سے ایسے بھی خیالات والے لوگ موجود ہیں کہ انکی نظر میں دین ایک جنون ہے اور اس کی قدر اُن کے دلوں میں نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عرب کے لوگ وحشی تھے اور اُمّی تھے۔ اس وقت ان کی ضرورتوں کے مناسب حال قرآن نازل ہوا۔ اب دنیا ترقی کر گئی ہے اور روشنی کا زمانہ ہے۔ اب موجودہ زمانہ کے مناسب حال دین میں ترمیم ہونی چاہئے مگر آپ لوگ سن رکھیں کہ دین کوئی لغو نہیں ہے بلکہ دنیا کی حقیقی راحت اور اخروی نجات اس دین سے ہی وابستہ ہے وہ عرب کے اُمّی جو اس دین کے سچے خادم تھے۔ ان کا اُمّی ہونا بھی ایک معجزہ ہی تھا تاکہ دنیا کو دکھادے کہ اُمّی لوگوں نے قرآنی تعلیم کے نیچے آکر کیا کچھ کر دکھایا کہ بڑے بڑے علوم کے مدعیوں سے بھی انکے مقابلہ میں کچھ بن نہ آیا۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ اس زمانہ میں کیسے کیسے جدید علوم پیدا ہوں گے اور خود مسلمانوں میں کیسے کیسے خیالات کے لوگ پیدا ہو جائیں گے۔ ان سب باتوں کا جواب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دے رکھا ہے اور کوئی نئی تحقیقات یا علمی ترقی نہیں جو قرآن شریف کو مغلوب کر سکے اور کوئی صداقت نہیں کہ اب پیدا ہو گئی ہو اور وہ قرآن شریف میں پہلے ہی سے موجود نہ ہو۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 652 ایڈیشن 1988ء)

امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ دعا سکھا کر مومنوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے یہ دعا صرف برائے دعا ہی نہیں کہ منہ سے کہہ دیا کہ اے اللہ میرے علم میں اضافہ کر اور یہ کہنے سے علم میں اضافے کا عمل شروع ہو جائے گا۔ بلکہ یہ توجہ ہے مومنوں کو کہ ہر وقت علم حاصل کرنے کی تلاش میں بھی رہو، علم حاصل کرنے کی کوشش بھی کرتے رہو۔ طالب علم ہو تو محنت سے پڑھائی کرو اور پھر دعا کرو تو اللہ تعالیٰ حقائق اشیاء کے راستے بھی کھول دے گا۔ علم میں اضافہ بھی کر دے گا اور پھر صرف یہ طالب علموں تک ہی بس نہیں ہے بلکہ بڑی عمر کے لوگ بھی یہ دعا کرتے ہیں۔ اور اس دعا کے ساتھ اس کوشش میں بھی لگے رہیں کہ علم میں اضافہ ہو اور اس کی طرف قدم بھی بڑھا ئیں۔ تو یہ ہر طبقے کے سب عمروں کے لوگوں کے لئے یہی دعا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اُطۡلُبُوا الۡعِلۡمَ مِنَ الۡمَهۡدِ اِلَی اللَّحۡدِ یعنی چھوٹی عمر سے لے کے، بچپنے سے لے کے آخری عمر تک جب تک قبر میں پہنچ جائے انسان علم حاصل کرتا رہے۔ تو یہ اہمیت ہے اسلام میں علم کی۔ پھر اس کی اہمیت کا اس سے بھی اندازہ لگالیں کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم یا دعا پر سب سے زیادہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا۔ اور آپؐ عمل کرتے تھے، اللہ تعالیٰ تو خود آپؐ کو علم سکھانے والا تھا اور قرآن کریم جیسی عظیم الشان کتاب بھی آپ پر نازل فرمائی جس میں کائنات کے سربستہ اور چھپے ہوئے رازوں پر روشنی ڈالی جس کو اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی شاید سمجھ بھی نہ سکتا ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸؍ جون ۲۰۰۴ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۲؍ جولائی ۲۰۰۴ء)

خطبات و خطابات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸؍مارچ ۲۰۲۵ء بمطابق ۲۸؍ امان ۱۴۰۴ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ہم اس رمضان میں سے گزرے، اور آج اس رمضان کا آخری جمعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اُس نے ہم میں سے اکثر کو روزے رکھنے اور عبادات کی توفیق دی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے صرف رمضان کے روزے رکھنے اور عبادات سے ہمارا مقصد پورا نہیں ہو گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ تم نے مستقل میرے عابد بننا ہے۔ پس جن لوگوں کو اس رمضان میں عبادات کی توفیق ملی ہے ان کا اب یہ فرض ہے کہ ان نیکیوں کو جاری رکھیں، اس کے لئے دعا بھی کریں اور کوشش بھی۔

جس طرح رمضان اہم ہے، اسی طرح ہر نماز اور جمعہ اہم ہے۔ یہ نہیں کہ رمضان کا آخری جمعہ ہے تو بابرکت ہے، ایسا نہیں! ہر جمعہ اہم اور بابرکت ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو بھیجا اور ہمیں انہیں ماننے کی توفیق ملی ہے، آپؑ نے ہمیں سمجھایا ہے کہ کس طرح ہم ایک اچھے مومن اور آنحضرت ﷺ کے ایک اچھے امتی بن سکتے ہیں۔

آپؑ ایک موقعے پر فرماتے ہیں کہ

مَیں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم میری اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا، اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔ اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔

فرمایا: مَیں نے ایک کتاب لکھی ہے کشتی نوح، اس کتاب کو بار بار پڑھو۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ وہ آدمی کامیاب ہو گیا جو پاک ہو گیا، جب اس پر عمل کرو گے تب ہی فائدہ ہو گا۔ ہزاروں چور، زانی، بدکار، شرابی، بدمعاش یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کی امت سے ہیں، مگر کیا درحقیقت وہ ایسے ہیں؟ کیا وہ حق رکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے امّتی کہلا سکیں؟ ہرگز نہیں۔ امّتی وہی ہے جو آنحضرت ﷺ کی تعلیمات پر پورا عمل کرے۔

آپؑ نے فرمایا کہ

اس جماعت میں اگر داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو۔ جماعت میں داخل ہونے کے بعد تکلیفیں بھی پہنچتی ہیں۔ اگر تکلیفیں نہ پہنچیں تو ثواب کیونکر ہے۔

پیغمبرِ خدا ﷺ نے مکّے میں تیرہ برس تک دکھ اٹھائے اور تمہیں تو پتا ہی نہیں کہ اس زمانے کی تکلیفیں کیا تھیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھو کہ تکلیفیں تو پہنچتی ہی ہیں مگر جب یہ تکلیفیں آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کو پہنچ رہی تھیں اس وقت بھی آنحضرت ﷺ نے صبر کی تعلیم دی۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ اس کا نتیجہ یہی نکلا کہ آخر دشمن فنا ہو گیا تم دیکھو گے کہ یہ جو شریر لوگ ہیں، یہ اُس وقت نظر نہیں آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ اس جماعت کو دنیا میں پھیلائے گا، یہ لوگ تمہیں تھوڑے دیکھ کر دکھ دیتے ہیں مگر جب جماعت وسیع ہو جائے گی تو یہ خود ہی چپ ہو جائیں گے۔ یہی دنیا میں اُصول رہا ہے اور یہی ہم

نے نبیوں کی جماعت کی تاریخ دیکھی ہے۔

حضورؓ نے فرمایا کہ صبر بھی ایک عبادت ہے...ہماری جماعت خدا کی حمایت میں ہے اور دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہوجاتا ہے، صبر جیسی کوئی شے نہیں ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے تقویٰ کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تو تاریخ بتاتی ہے کہ اوائل میں جو سچا مسلمان ہوتا ہے اسے صبر کرنا پڑتا ہے، صحابہؓ پر بھی ایسا زمانہ آیا... جب انسان تقویٰ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے دروازے کھول دیتا ہے۔

پھر آپؑ نے حقوق العباد کے متعلق فرمایا کہ

آپس میں مِل جُل کے بیٹھو، جس قدر تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کروگے اُسی قدر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

ایک جگہ آپؑ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پُر آشوب زمانے میں جبکہ ہر طرف ضلالت اور غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے تقویٰ اختیار کریں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج کے دَور میں کون سا ذریعہ ہے جو برائی کی طرف لے جانے کے لئے استعمال نہیں ہو رہا، ایسے دَور میں ہمارا فرض ہے کہ ہم ان گناہوں کی راہ سے بچنے کی کوشش کریں۔

فرمایا کہ تقویٰ ایسی شے نہیں جو صرف منہ سے حاصل ہوجائے، بلکہ شیطان بہکاتا ہے اور تقویٰ کرنے والوں کو بھی پتا ہوتا ہے۔ اسی سے انسان کی کمزوری کا معلوم ہوتا ہے۔ پس تقویٰ پر چلنے والوں کو بہت پھونک پھونک کر قدم اٹھانا پڑتا ہے، یہ اُسی وقت ہوسکتا ہے جب انسان کو یقین ہو کہ سب طاقتوں کا سر چشمہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ فرمایا کہ متقی بننے کے لئے ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے کہ زنا، چوری، تلفِ حقوق، ریا، عُجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکّا ہو، اخلاقِ رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ میں ترقی کرے۔ مگر صرف اتنا کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اس کے مقابلے میں اچھے اخلاق پیدا ہوں تو پھر اصل تقویٰ ہے۔

نیکیوں میں آگے بڑھنے کے لئے جو دیگر چیزیں ضروری ہیں اُن میں لوگوں کے ساتھ مروت سے پیش آنا، خوش خلقی دکھانا، ہمدردی کرنا، پھر خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھانا، ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کا خدا تعالیٰ خود متولی ہوجاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ ایک اور جگہ فرمایا کہ وہ نیک لوگوں کا ہی کفیل بنتا ہے۔

حضورؓ فرماتے ہیں اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت کا سلسلہ جاری رکھو اور اس کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی شے نہیں۔ اصل چیز یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی نیکیاں پیش کی جائیں اور اُس کا حق ادا کیا جائے اور اس کے لئے سب سے اعلیٰ چیز نماز ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ رمضان میں سے ہم گزرے، نمازوں کی حالت میں سے ہم گزرے، نیکیوں کی حالت سے ہم گزرے، اب ان کو رمضان کے بعد جاری رکھنا، اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ روزے تو ایک سال کے بعد آتے ہیں، زکوٰۃ صاحبِ مال کو دینی پڑتی ہے، وہ بھی ایک نیکی ہے، مگر نماز ہے کہ ہر ایک حیثیت کے آدمی کو پانچ وقت ادا کرنی پڑتی ہے، اسے ہرگز ضائع نہ کرو، اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے ادا کرو کہ مَیں ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہوں کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کرلے۔

حضورؓ نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے لئے اسی بات کی ضرورت ہے کہ اُن کا ایمان بڑھے، اللہ تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو، نیک اعمال میں سستی اور کسل نہ ہو، کیونکہ اگر سستی ہو تو پھر وضو کرنا بھی ایک مصیبت لگتا ہے چہ جائیکہ وہ تہجد پڑھے۔ اگر اعمالِ صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت بالخیرات کے لئے جوش نہ ہو تو ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔ فرمایا:

ہماری جماعت میں تو وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے اور جو محض نام رکھ کر تعلیم کے مطابق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا فیصلہ کیا ہے اور کوئی آدمی محض نام لکھوانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اُس تعلیم کے مطابق کرو جو دی جاتی ہے۔ فرمایا کہ اعمال پروں کی طرح ہیں بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کرسکتا۔

خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت سے کیا مراد ہے؟ حضورؑ فرماتے ہیں کہ اس سے یہی مراد ہے کہ اپنے والدین اور اپنی جورو اور اپنی اولاد اور اپنے نفس ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرلیا جائے۔ اسی لئے قرآن کریم میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو جیسا کہ تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور سخت درجے کی محبت سے یاد کرو۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس رمضان میں جہاں ہم نے اعلیٰ اخلاق اور عبادات کی طرف توجہ کی ہے تو یہ توجہ اب سارا سال جاری رہنی چاہئے، یہ کوشش رمضان کے ساتھ ختم نہیں ہونی چاہئے بلکہ سارا سال جاری رہنی چاہئے۔ جب یہ کوشش سارا سال جاری رہے گی تو تب ہی ہم اُس مقصد کو پانے والے ہو سکتے ہیں جو ہماری پیدائش کا حقیقی مقصد ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اگر دنیاداروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے، میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تا کہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔ بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں، میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا ہے، اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور الرحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے، تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگر ایک گاؤں میں ایک نیک آدمی ہو تو اللہ تعالیٰ اس نیک کی رعایت اور خاطر سے اس گاؤں کو تباہی سے محفوظ کر لیتا ہے۔ مگر جب تباہی آتی ہے تو پھر سب پر پڑتی ہے مگر پھر بھی وہ اپنے بندوں کو کسی نہ کسی نہج سے بچا لیتا ہے۔

حضورِ انور نے خطبے کے آخر میں فرمایا کہ پس آج کل جو دنیا کے حالات ہیں اُن میں جہاں ہم اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے کوشش کریں وہیں دنیا کو بچانے کے لئے بھی کوشش کریں، دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے کے نیچے لانے کے لئے کوشش کریں۔ دنیا بڑی تیزی سے تباہی کی طرف جا رہی ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو دنیا کو اس تباہی سے بچانے کے سامان پیدا کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو دنیا کے دل پھیر دے اور انہیں تباہی سے بچا لے۔ لیکن اگر تباہی آنی ہی ہے تو اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اس تباہی سے بچائے اور اس سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اعمال اس نہج پر ڈھالیں اس طرح اپنے اعمال بجا لائیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہم پر ہمیشہ رہے۔

H.A. GHOURI
9848955134
7013492780
GHOURI ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
Suppliers of All Spare Parts of Rolling Shutters Specialist in: Gear & Remote Shutters
SHOP NO 5-6, YERRAKUNTA, OPP. TOTAL GAZ PUMP,PAHADI SHAREEF ROAD HYDERABAD (T.S.)

مصنوعی ذہانت
انسانیت کے لئے چیلنج یا سہولت؟

عثمان احمد استاد جامعہ احمدیہ قادیان

مصنوعی ذہانت (AI) آج کے دور میں ایک نئی حقیقت ہے جس نے ہماری زندگی، کام اور معاشرت کو بدل دیا ہے۔ ہم اب ایک ایسے دور میں جا رہے ہیں جسے "مصنوعی عام ذہانت" کہا جاتا ہے۔ یہ ایسی مصنوعی ذہانت ہے جو انسانی دماغ کی طرح مختلف اور پیچیدہ کام کرسکتی ہے، یا اس سے بھی زیادہ صلاحیت رکھتی ہے۔ OpenAI کے سربراہ، سیم آلٹ مین، جنہوں نے Stargate منصوبے کی قیادت کی، نے بتایا ہے کہ وہ جلد اپنا پہلا مصنوعی ذہانت کا version پیش کریں گے، جسے وہ "انسانی تاریخ کی سب سے طاقتور ٹیکنالوجی" کہتے ہیں۔

مصنوعی ذہانت کی ترقی ایک دو دھاری تلوار کی طرح ہے۔ اس کے بہت سے فائدے ہیں، جیسے OpenAI کا 'آپریٹر' نامی نمائندہ جو خودکار طریقے سے آن لائن ٹکٹ بُک کرسکتا ہے، ریزرویشن کرسکتا ہے، یا گھر کا سامان منگوا سکتا ہے۔ یہ سارا کام اپنی سکرین پر دکھائی دینے والی چیزوں کو دیکھ کر اور بٹن دبا کر کرتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ کچھ خطرات بھی ہیں، جیسے ذاتی معلومات (privacy) کا تحفظ، غلط معلومات کا پھیلاؤ، اور مصنوعی ذہانت کا غلط استعمال۔

قرآن پاک ہمیں ایسے غلط کاموں کے کرنے کے بارہ میں کچھ یوں خبردار کرتا ہے:

"وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا"

(سورۃ بنی اسرائیل: 37)

"وہ بات نہ کرو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ کان، آنکھیں اور دل سب اس کے بارے میں جوابدہ ہیں۔"

مصنوعی ذہانت کے بنانے والوں میں سے ایک، جیوفری ہنٹن، نے کہا ہے کہ یہ ایک "وجودی خطرہ" بن سکتی ہے کیونکہ یہ نیٹ ورکس ہزاروں مختلف نقلیں بنا کر مختلف معلومات سے سیکھتی ہے، جو انسان کے لئے ممکن نہیں۔ کینیڈین سائنسدان یوشوا بینگیو بھی کہتے ہیں کہ ہمیں ایسے versions نہیں بنانے چاہئیں جو اپنے فیصلے خود کرسکیں، کیونکہ یہ خطرناک ہوسکتا ہے۔

ایک اور مسئلہ ایک ویڈیو کی شکل میں سامنے آیا جس میں GPT-4 کے ساتھ آنکھوں اور آواز کی مدد سے معروف نیچر رائٹر سر ڈیویڈ ایٹن بورو کی آواز میں ان کی زندگی کی باتیں پیش کی گئیں۔ یہ ویڈیو بہت مشہور ہوئی، لیکن خود ایٹن بورو نے کہا کہ ان کی آواز کا غلط استعمال دھوکہ دے سکتا ہے۔ اس طرح جعلی ویڈیوز اور آوازیں بنانا آسان ہوگیا ہے، جو سچائی کے لئے خطرہ ہیں۔

اسی طرح، میٹا (Facebook) کے سربراہ مارک زکربرگ پر الزام ہے کہ وہ بغیر اجازت دوسروں کا مواد لے کر اپنے مصنوعی ذہانت کے ماڈلز تیار کر رہے ہیں، جو غلط بات ہے۔

مزید یہ کہ کئی ممالک اپنی مصنوعی ذہانت کو جنگ میں بھی استعمال کر رہے ہیں۔ چین روبوٹک جنگی کتوں پر کام کر رہا ہے، اور روس-یوکرین جنگ میں خودکار طیارے استعمال ہو رہے ہیں۔ یہ خطرہ ہے کہ مصنوعی ذہانت جنگ کو اور خطرناک بنا سکتی ہے۔ قرآن

میں ارشاد ہے:

"وَاِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الۡاَرۡضِ لِیُفۡسِدَ فِیۡہَا وَیُہۡلِکَ الۡحَرۡثَ وَالنَّسۡلَ ؕ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الۡفَسَادَ" (سورۃ البقرہ: 206)

"اور جب وہ چلا جاتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے اور فصلیں اور نسلیں تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور اللہ ایسے فساد کو پسند نہیں کرتا۔"

اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہئے اور خود کو نقصان سے بچانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :

" وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ"

(سورۃ البقرہ:196)

اپنے ہاتھوں سے اپنی تباہی مت لاؤ۔

مصنوعی ذہانت کا بھی صحیح اور اچھے مقصد کے لئے استعمال ہونا ضروری ہے تاکہ یہ ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہو، نہ کہ نقصان دہ اور یہ ہمیں طے کرنا ہے کہ کہیں ہم ہلاکت میں تو نہیں پڑ رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے AI سے ملنے والی معلومات کو اچھی طرح جانچنا چاہئے تاکہ کوئی غلط فہمی یا نقصان نہ ہو۔ انہوں نے نوجوانوں سے کہا ہے کہ وہ AI کی تحقیق کریں تاکہ اس کا اچھا استعمال ہو۔

ہمیں چاہئے کہ AI کو ایک طاقتور ذریعہ سمجھ کر اچھے کاموں میں استعمال کریں، مگر اس پر اندھا بھروسہ نہ کریں۔ AI ہمارا مددگار ہو نہ کہ ہم اس کے غلام بن کر ہلاکت کی طرف جانے والے بن جائیں۔

بہر حال مصنوعی ذہانت کے کہ بلا شبہ بے شمار فائدے ہیں، مگر خطرات سے بھی ہمیں خبردار رہنا چاہئے۔ اچھی نیت، سادہ سوچ، تحقیق اور احتیاط کے ساتھ AI کا استعمال ہماری زندگیوں میں بہتری لا سکتا ہے۔

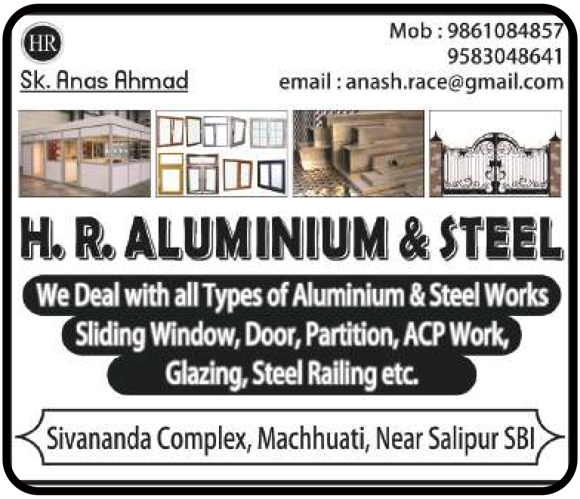
HR
Sk. Anas Ahmad
Mob : 9861084857
9583048641
email : anash.race@gmail.com
H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

NUSRAT
MOTORS RE-WINDING
Cell :9902222345
9448333381
Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.
HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)
”انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے
بہت صاف ہوجاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے
کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب
کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔“
(کلام امام الزمان)

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

AL-BADAR
M.OMER . 7829780232
ZAHED . 6363220415
STEEL & ROLLING SHUTTERS
ALL KINDS OF IRON STEEL
SHUTTER PATTI. GUIDE BOTTOM.
ROUND RODS, SQUARE RODS.
ROUND PIPE , SQUARE PIPES.
BEARINGS, FLATS.
SPRINGS, ANGLES.
Shop No.1-1-185/30A OPP.KALLUR RICE MILL .
HATTIKUNI ROAD YADGIR

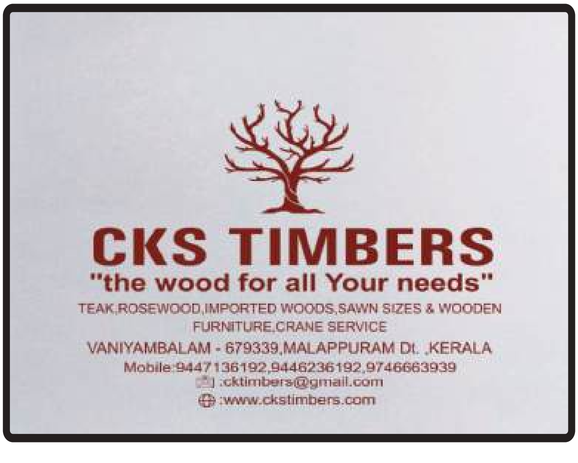
CKS TIMBERS
"the wood for all Your needs"
TEAK,ROSEWOOD,IMPORTED WOODS,SAWN SIZES & WOODEN
FURNITURE,CRANE SERVICE
VANIYAMBALAM - 679339,MALAPPURAM Dt. ,KERALA
Mobile:9447136192,9446236192,9746663939
:cktimbers@gmail.com
:www.ckstimbers.com

سائنس کا سفر
یونان سے بغداد تک

لفظ ''سائنس'' لاطینی زبان سے ماخوذ ہے، جس کے لغوی معنی ''علم'' کے ہیں۔ سائنس دراصل کائنات اور فطرت میں موجود قوانین و حقائق کے دریافت کرنے کا نام ہے نہ کہ کسی خودساختہ نظریے یا خیال کا۔ چونکہ یہ کائنات خدا تعالیٰ کی تخلیق ہے اس لئے فطرت کی ہر حقیقت جو سائنس دریافت کرتی ہے دراصل خدا کی قدرت کی ایک جھلک ہوتی ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ کائنات خدا کا فعل ہے اور آسمانی صحیفے اُس کا کلام۔

مناظرِ قدرت، موجوداتِ عالم، ان کی صفات اور باہمی تعلقات کو جاننے اور سمجھنے کا عمل سائنس کہلاتا ہے۔ انسان کی زندگی کے ہر دور اور ہر مرحلے میں سائنس کا عمل دخل رہا ہے اس لئے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ سائنس انسانی زندگی کا ایک لازمی جزو بن چکی ہے۔

یونانی دورِ سائنس

سائنس کا باقاعدہ آغاز قدیم یونان سے ہوا جہاں صدیوں تک علم و فلسفہ کا غلبہ رہا۔ یونان کے فلسفی، سائنس دان، ریاضی دان اور مفکرین دنیا بھر میں شہرت رکھتے تھے، اور وہاں کے تعلیمی مراکز دور دور سے علم حاصل کرنے کے لئے آنے والوں کا مرکز تھے۔

یونانی سائنس کی بنیاد ریاضی سے پڑی۔ ارشمیدس (Archimedes) اور فیثاغورث (Pythagoras) یونان کے دو عظیم ریاضی دان گزرے ہیں۔ ارشمیدس نے میکانکس پر بے پناہ تحقیق کی۔ اس کا مشہور اصول ''ارشمیدس پرنسپل'' آج بھی سائنس کا بنیادی حصہ ہے۔ روایت کے مطابق جب اس نے ایک پیچیدہ مسئلے کا حل دریافت کیا تو خوشی کے مارے بازار میں ننگے پاؤں دوڑتا ہوا چیخنے لگا:

''یوریکا! یوریکا!'' (Eureka! Eureka!) یعنی ''مجھے حل مل گیا!''

یونانی آرکیٹیکچر میں جیومیٹری کا گہرا استعمال تھا اور عمارتوں کی تعمیر میں فزکس کا بھی بھرپور دخل رہا۔ یونانیوں نے علم ہیئت (Astronomy) کو بھی ترقی دی اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ نظریاتی سائنس (Theoretical Science) کی بنیاد رکھی جہاں فطرت اور اشیاء کے بارے میں سوالات اُٹھا کر علم حاصل کرنے کی روایت قائم کی گئی۔

یونانی سائنس دانوں اور مفکرین میں نمایاں نام یہ ہیں:

بطلیموس (Ptolemy) – علم ہیئت اور جغرافیہ

سقراط، افلاطون، ارسطو – فلسفہ

ہیروڈوٹس – تاریخ

ہومر – شاعری

یونان کے چند مشہور علمی کارنامے درج ذیل ہیں:

بقراط: Elements

افلاطون: Republic

ارسطو: Poetics, Rhetoric, Comic Sections

اقلیدس: Elements (جیومیٹری)

اپالونیس: Conics

ارشمیدس: The Sphere and the Cylinder

یونانی علوم کا زوال

تیسری صدی قبل مسیح کے بعد یونان زوال پذیر ہونے لگا۔ جب یونان نے اپنے ہمسایہ ممالک سے مسلسل جنگیں شروع کیں تو رومن ایمپائر سے شکست نے اس کے زوال کی رفتار تیز کر دی۔ نتیجتاً علمی

سرگرمیاں ماند پڑ گئیں، سائنسی تحقیق رک گئی اور علمی ادارے ویرانی کا شکار ہو گئے۔

اسکندریہ کا سائنسی کردار

مصر کا قدیم شہر اسکندریہ سائنس کے ایک نئے مرکز کے طور پر ابھرا۔ ۳۲۳ قبل مسیح میں سکندر اعظم کی وفات کے بعد مصر پر اس کے جنرل بطلیموس نے قبضہ کیا اور اس کے خاندان نے تقریباً تین صدیوں تک حکومت کی۔ انہوں نے اسکندریہ میں ایک عظیم لائبریری اور میوزیم قائم کیا جو بعد میں علم و سائنس کا مرکز بن گیا۔

یہاں اقلیدس (Euclid ۳۳۰-۲۶۰ BC) نے جیومیٹری پر اپنی شہرہ آفاق کتاب "Elements" لکھی جو اگلے دو ہزار سال تک ریاضی کی دنیا میں مرکزی حیثیت رکھتی رہی۔ اسی لائبریری میں ارشمیدس (۲۸۷-۲۱۲ BC) نے بھی علمی خدمات سرانجام دیں جن میں چکر دار پیچ (Screw) اور ہائڈروسٹیٹکس (Hydrostatics) کے اصول شامل ہیں۔

بطلیموس اور گیلن

بطلیموس (Claudius Ptolemy ۱۰۰-۱۷۸ AD) نے جغرافیہ اور علم ہیئت پر گراں قدر کام کیا۔ اس کی مشہور کتاب "المجستی" (Almagest) جو دراصل یونانی کتاب "Megale Mathematike Syntaxis" کا عربی ترجمہ ہے آج بھی فلکیات کی بنیاد سمجھی جاتی ہے۔

اسی دور میں ایک مشہور طبیب گیلن (Galen ۱۳۰-۲۰۰AD) بھی گزرا، جو طب میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اس نے تقریباً ۴۰۰ کتابیں لکھیں، جن میں سے ۱۴۰ یونانی زبان میں دستیاب تھیں۔ وقت کے ساتھ اصل کتابیں تو ضائع ہو گئیں، لیکن ان کے عربی اور لاطینی تراجم باقی رہ گئے۔

یونانی ورثے کی منتقلی

جب بیزنطینی حکومت میں بادشاہوں کو علم سے دلچسپی ختم ہو گئی تو اسکندریہ کی عظیم لائبریری کو بادشاہ تھیوڈوس دوم کے حکم پر نذرِ آتش کر دیا گیا۔ بعد ازاں افلاطون کی اکیڈمی اور دیگر علمی ادارے بھی بند کر دئے گئے۔

یونانی راہبوں بالخصوص نسطوری (Nastorian) مسیحیوں نے اپنا علمی ورثہ بچانے کے لئے ایران ہجرت کی جہاں ساسانی حکمرانوں نے انہیں پناہ دی۔ وہاں انہوں نے اپنی مذہبی و سائنسی کتابوں کے سریانی اور کلدانی زبانوں میں تراجم کئے۔

اسلامی دنیا میں علمی انقلاب

جب مسلمانوں نے ایران اور شام فتح کیا تو انہیں یہ علمی خزانے ہاتھ لگے۔ خلافتِ عباسیہ کے دور میں بغداد میں باقاعدہ تراجم کا سلسلہ شروع ہوا۔ تقریباً ایک صدی تک (۷۵۰-۸۵۰ء) یہ تراجم جاری رہے اور بعد ازاں بھی کئی کتابوں کے عربی ترجمے ہوئے۔ اس تحریک سے اسلامی سائنس کا زریں دور شروع ہوا۔

مسلمان سائنس دانوں نے صرف یونانی علوم کو محفوظ نہیں کیا بلکہ اس میں تحقیق، اضافہ اور اطلاقی تجربات کے ذریعے نئی راہیں کھولیں۔ یونانی علوم زیادہ تر نظریاتی تھے جبکہ مسلم سائنس دانوں نے عملی تجربے کو بنیاد بنایا۔

نتیجہ

اگلے تین صدیوں تک اسلامی دنیا علم وفن، سائنس و ٹیکنالوجی کی قیادت کرتی رہی۔ بغداد سے لے کر قرطبہ تک ہر شہر علم کا گہوارہ بنا۔ جیسا کہ مشہور مستشرق میکس میئر ہاف (Max Meyerhof) لکھتا ہے:

"ڈوبتے ہوئے یونانی سورج کی روشنی کو لے کر اسلامی سائنس کا چراغ چمکا، جس نے یورپ کی تاریک ترین رات کو منور کیا۔ یہ چراغ اس وقت بجھا جب یورپ میں نشاۃِ ثانیہ کا سورج طلوع ہوا۔"

(انتخاب از کتاب مسلمانوں کے سائنسی کارنامے
از مکرم محمد ذکریا ورک)

گوشۂ ادب

اشکوں کے چراغ

چوہدری محمد علی، مضطرؔ عارفی

یہ مجموعۂ کلام صرف اشعار کا انتخاب نہیں بلکہ خلوصِ دل، صداقتِ فکر اور روحانی وارفتگی کا آئینہ دار ہے۔ اس مجموعے کو یہ روحانی فخر حاصل ہے کہ اس کا نام خود حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطا فرمایا:

"اشکوں کے چراغ"

یہ نام صرف ایک عنوان نہیں، بلکہ اس عظیم شاعر کی پوری زندگی، اس کے اشکوں، اس کی دعاؤں اور اس کی تحریروں کا روحانی استعارہ بن کر سامنے آتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چوہدری محمد علی مضطرؔ عارفی کی شاعری کے بارے میں نہایت پُر اثر الفاظ میں فرمایا:

"اللہ تعالیٰ آپ کا کلام پڑھنے والوں کو اس میں ڈوب کر اعلیٰ خیالات کے موتی تلاش کرنے کی توفیق دے۔۔۔ آپ کی شاعری برائے شاعری نہیں ہوتی بلکہ آپ کا ہر شعر، ہر مصرع، ہر لفظ گہرے معانی لئے ہوتا ہے۔ اللھم زدو بارک"

اس کتاب کو یہ بھی غیر معمولی شرف حاصل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بذاتِ خود مضطرؔ صاحب کے کلام کو سراہا اور فرمایا:

"آپ، آپ ہی ہیں۔ ہزاروں لاکھوں نے یہ مضمون باندھے ہوں گے مگر آپ کی تو ادا ہی الگ ہے۔ ماشاء اللہ، چشم بد دور!"

یہ تبصرہ صرف تعریف نہیں بلکہ ایک روحانی مہر تصدیق ہے جو اس شاعری کے سوز، خلوص اور حقیقت پسندی کا اعتراف ہے۔

یہ کلام کسی ردیف و قافیہ کی مشق نہیں بلکہ ایک خالص خدا طلب روح کی صدائیں ہیں جو ہر پڑھنے والے کو خود شناسی، عاجزی، اور طلبِ قربِ الٰہی کی طرف مائل کرتی ہیں۔

اللہ کرے یہ چراغ، ہر قاری کے دل میں روشنی اور سکون کا باعث بنے۔

حمد رب العالمین

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالَم آئینہ اَبصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کَل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اُس میں جمالِ یار کا
اُس بہارِ حُسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے تُرک یا تاتار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا
تو نے خود رُوحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اُس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا
کیا عجب تو نے ہر اک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اِس عُقدۂ دشوار کا
خُو برُویوں میں ملاحت ہے ترے اُس حسن کی
ہر گل و گلشن میں ہے رنگ اس ترے گلزار کا
چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا
آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سَو سَو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رُخ کافر و دیندار کا

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۴۔ مطبوعہ ۱۸۸۶ء)

بنیادی مسائل کے جوابات

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات

سوال:

ایک خاتون نے بیوہ کے عدت کے دوران لجنہ کے پروگراموں میں شامل ہونے، نماز باجماعت کے لئے مسجد میں آنے اور عزیزوں کے گھروں میں جانے کے بارہ میں مسائل دریافت کئے۔ نیز لکھا کہ بڑی عمر کی عورتوں کے لئے عدت کی پابندی نہیں ہونی چاہیئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 02 فروری 2019ء میں ان امور کے بارہ میں درج ذیل رہنمائی فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا:

جواب:

بیوہ کی عدت کے احکامات میں تبدیلی کے حق میں آپ نے اپنے خط میں جو طلاق کے بعد اسی خاوند کے ساتھ نکاح والی دلیل (کہ قرآن کریم کے مطابق طلاق کے بعد عدت پوری ہونے پر پہلے شوہر سے نکاح صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب کسی دوسرے مرد سے شادی ہو اور پھر وہ طلاق دے۔ لیکن اب دوسرے مرد سے شادی کے بغیر بھی پہلے خاوند سے نکاح ہو جاتا ہے۔ پس جس طرح اس حکم میں نظر ثانی کی گئی ہے، اسی طرح خاوند کی وفات کے بعد کی عدت میں بھی عورت کی عمر کے لحاظ سے نظر ثانی ہونی چاہیئے۔) دی ہے وہ غلط ہے۔ نہ پہلے ایسا کوئی حکم تھا اور نہ ہی اس میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے۔ آپ نے اپنی کم علمی کی وجہ سے طلاق کے بارہ میں دو الگ الگ احکامات کو خلط ملط کر دیا ہے۔ اسی طرح بیوہ کی عدت کے بارہ میں بھی آپ اسلامی تعلیمات سے پوری طرح آگاہ نہیں ہیں۔ اسلام نے عورت کو اپنے خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرنے کا حکم دیا ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی استثناء نہیں رکھا اور نہ ہی اس حکم میں عمر کی کوئی رعایت رکھی ہے۔ پس بیوہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ عدت کا یہ عرصہ حتی الوسع اپنے گھر میں گزارے، اس دوران اسے بناؤ سنگھار کرنے، سوشل پروگراموں میں حصہ لینے اور بغیر ضرورت گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ عدت کے عرصہ کے دوران بیوہ اپنے خاوند کی قبر پر دعا کے لئے جا سکتی ہے بشرطیکہ وہ قبر اسی شہر میں ہو جس شہر میں بیوہ کی رہائش ہے۔ نیز اگر اسے ڈاکٹر کے پاس جانا پڑتا ہے تو یہ بھی مجبوری کے تحت آتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی بیوہ کے خاندان کا گزارا اس کی نوکری پر ہے یا بچوں کو سکول لانے، لے جانے اور خریداری کے لئے اس کا کوئی اور انتظام نہیں تو یہ سب امور مجبوری کے تحت آئیں گے۔ ایسی صورت میں اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سیدھی کام پر جائے اور کام مکمل کر کے واپس گھر آ کر بیٹھے۔ مجبوری اور ضرورت کے تحت گھر سے نکلنے کی بس اتنی ہی حد ہے۔ کسی قسم کی سوشل مجالس یا پروگراموں میں شرکت کی اسے اجازت نہیں۔ پس شریعت میں نئی نئی چیزیں داخل کرنے اور نئی نئی بدعتیں پیدا کرنے کی کسی کو اجازت نہیں دی گئی۔

(قسط نمبر 10، الفضل انٹرنیشنل 05 مارچ 2021ء صفحہ 11)

سوال:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ طلباء جامعہ احمدیہ انڈونیشیا کی ۳۱ اکتوبر ۲۰۲۰ء کو ہونے والی Virtual ملاقات میں ایک طالب علم نے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ اس زمانہ میں بہت

سے لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں استہزاء کرتے ہیں ہماری طرف سے ان کا جواب کس طرح ہونا چاہیئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

جواب:

پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خود فرما دیا کہ: اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ جو لوگ تیری اہانت کرتے ہیں، میں ان کی اہانت کروں گا۔ چاہے وہ ان کو اس دنیا میں ذلیل کرے یا مرنے کے بعد وہ ذلیل ہوں۔ یا ان کی اولادیں ذلیل ہوں۔ جو تو جان بوجھ کے مذاق کرتے ہیں ان کو تو اللہ تعالیٰ آپ ہی نپٹے گا۔ لیکن ہماری Response اس میں یہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے کہ تم نے صبر سے کام لینا ہے۔ اور کسی آدمی کی سختی کا جواب سختی سے نہیں دینا۔ تم نے لڑائی نہیں کرنی۔ بے شک میری محبت تم پہ بڑی غالب ہے لیکن تم نے لڑائی نہیں کرنی۔ دیکھو! آجکل ہمیں سب سے زیادہ پیارے تو آنحضرت ﷺ ہیں ناں؟ ہمیں مسیح موعود علیہ السلام سے بھی زیادہ پیارے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اور آجکل دیکھو فرانس میں اور بعض یورپین ملکوں میں ان کے خاکے بنا کے مذاق اڑایا جاتا ہے۔ اس پہ ہماری Response کیا ہے؟ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم رسول کریم ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجیں۔ اور جب ہم رسول کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو آلِ محمد پہ درود بھیجتے ہیں۔ آلِ محمد بھی اس میں شامل ہو جاتی ہے۔ اور رسول کریم ﷺ کی سب سے بڑی آل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آپ وہ ہیں جو اُن کے سب سے زیادہ آل میں شمار ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ہمارا کام یہ ہے کہ جب لوگ مذاق اڑاتے ہیں تو ہم درود پڑھیں۔ پہلی بات تو یہ ہے۔ چاہے وہ رسول کریم ﷺ کا مذاق ہو یا آپ کے غلام مسیح موعود کا ہو۔ ہمیں چاہیئے کہ درود پڑھا کریں۔ نمبر دو یہ کہ اپنے نمونے ایسے بنائیں کہ مذاق اڑانے والے خود بخود خاموش ہو جائیں۔ وہ دیکھیں کہ ہم مذاق اڑاتے ہیں لیکن یہ لوگ تو حقیقی اسلام کی تعلیم ہمیں بتاتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو پیار اور محبت کو پھیلاتے ہیں۔ ہم ان سے نفرت کی بات کرتے، یہ ہمارے سے پیار کی بات کرتے ہیں۔ قرآن شریف میں بھی یہی لکھا ہے کہ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ۔ تم اگر صحیح طرح اخلاق سے پیش آؤ گے تو وہ جو تمہارے دشمن ہیں وہ تمہارے جانثار دوست بن جائیں گے۔ اس لئے ہماری Response یہی ہے کہ ہم خاموشی سے اپنے عمل ٹھیک کریں، اپنی حالتوں کو بہتر کریں، اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی حالتوں کو بہتر کرے اور اگر اللہ کے نزدیک ان لوگوں کی حالت بہتر نہیں ہونی تو پھر اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں سے نجات دے اور ان کے منہ بند کر دے تاکہ یہ ہمارے پیاروں کا مذاق نہ اڑائیں۔ نہ مسیح موعود کا اور اس سے بڑھ کر نہ رسول پاک ﷺ کا مذاق اڑائیں۔ اور ہم خوشیاں دیکھنے والے ہوں۔ اس دنیا میں جب رسول پاک ﷺ کی عزت قائم ہوتی ہے تو ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ جب مسیح موعود علیہ السلام جو رسول پاک ﷺ کے غلام ہیں، ان کی عزت قائم ہوتی ہے تو ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ تو ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ ہم ان لوگوں کی عزت کو قائم ہوتا دیکھیں تاکہ ہمیں خوشی پہنچے۔ اللہ سے مانگنا ہے۔ ہم نے خود نہ ڈنڈا پکڑنا ہے، نہ رائفل پکڑنی ہے، نہ توپ پکڑنی ہے اور نہ چھرا پکڑنا ہے۔ کچھ نہیں کرنا۔ ہم نے اللہ کے آگے جھکنا ہے۔ اپنی حالتوں کو بہتر کرنا ہے اور درود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھنا ہے۔

(قسط نمبر ۴، الفضل انٹرنیشنل ۱۸ دسمبر ۲۰۲۰ء صفحہ ۱۲)

فتاویٰ مصلح موعودؓ

خیار بلوغ کی مدت

سوال: عرض کیا گیا کہ خیار بلوغ کی کوئی مدت معین ہے یا اس کی کوئی خاص میعاد نہیں؟

جواب: ۔فرمایا۔ یہ محض عقلی چیز ہے۔عقلاً کسی لڑکی کے متعلق جتنا عرصہ ضروری سمجھا جائے گا اس کے لئے ہم خیار بلوغ کی وہی میعاد قرار دیں گے۔ اس میں سالوں یا عمر کی تعیین نہیں کی جاسکتی۔خیار بلوغ کی تشریح آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نہیں فرمائی۔ گزشتہ فقہاء نے کی ہے اور چونکہ یہ تشریح فقہاء نے کی ہے اس لئے ہر زمانہ کے فقہاء کو اختیار ہے کہ وہ اس بارہ میں عقلی طور پر جو فیصلہ مناسب سمجھیں کریں۔ ایک وقت ایسا تھا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد صحابہؓ کی تمام جماعت رہتی تھی۔ اور فتویٰ جماعت کے تمام افراد میں اسی وقت پھیل جاتا تھا۔ لیکن اب وہ زمانہ ہے کہ لوگ دینی مسائل سے اکثر ناواقف ہوتے ہیں۔ اس ناواقفیت کی بناء پر جتنی دیر ضروری سمجھی جائے گی اس کو ملحوظ رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ دینی مسائل سے ناواقفیت خود اپنی ذات میں ایک ایسی چیز ہے جو فتویٰ کو بدل دیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک عورت پر الزام لگایا گیا کہ اس نے بدکاری کی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے خاوند کو بلایا اور اسے سمجھایا کہ یہ اس قسم کی جاہل عورت ہے کہ اسے پتہ ہی نہیں کہ دین کیا ہوتا ہے اور اخلاق کیا ہوتے ہیں۔ ایسی عورت پر شریعت کا وہ فتویٰ نہیں لگے گا جو اس عورت پر لگ سکتا ہے جسے شریعت کا علم ہو اور اسلامی احکام سے واقفیت رکھتی ہو۔

(الفضل ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۴ء - جلد ۳۲ نمبر ۲۵۵ صفحہ ۱)

خیار بلوغ کا عرصہ
آٹھ نو ماہ کچھ زیادہ نہیں

یہ دعویٰ کیا ہے کہ چونکہ ان کا نکاح قبل بلوغت کیا گیا تھا اور اب وہ بالغ ہیں اور نکاح پر راضی نہیں ہیں اس لئے ان کے نکاح کو فسخ کیا جاوے۔

قاضی صاحب عدالت ابتدائی نے اور عدالت اپیل نے فسخ نکاح کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے خلاف میرے پاس اپیل کی ہے۔

جواب: دعویٰ کی بنیاد اس امر پر ہے کہ لڑکی کی بلوغت اور فسخ نکاح کی درخواست میں بہت بڑا فاصلہ ہے اس لئے لڑکی کے مطالبہ کو مسترد کرنا چاہئے۔ گواہوں کے اختلاف سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جو شہادتیں لڑکی کی طرف سے اظہار نفرت کی گزری ہیں وہ قابل سند نہیں ہیں۔ میرے نزدیک یہ اعتراض درست نہیں۔ شاہد اوقات کے متعلق غلطی کر سکتے ہیں جبکہ معاملہ ایسا ہو کہ جس کے یاد رکھنے کی ضرورت انہیں اس وقت محسوس نہ ہوتی ہو اور یہ معاملہ اس قسم کا ہے کہ اظہار نفرت کے وقت کسی شخص کو یہ خیال پیدا نہیں ہوسکتا تھا کہ کل کو اسے اس واقعہ کا پھر بھی ذکر کرنا ہوگا۔ ایسے امور کو انسان کماحقہ یاد نہیں رکھتا پس جبکہ گواہ اس بات پر متفق ہیں کہ لڑکی اظہار نفرت کرتی تھی اور ان میں ایسے گواہ بھی ہیں جو بے تعلق ہیں اور ثقہ ہیں تو ہمیں ان کے بیان پر اعتماد کر لینے میں کوئی تامل نہیں ہوسکتا۔ لیکن میرے نزدیک جس قدر فرق لڑکی کی بلوغت اور درخواست میں بتایا جاتا ہے وہ اتنا نہیں ہے کہ اس کے متعلق یہ کہا جائے کہ ناراضگی کا اظہار بعد کی بنی ہوئی بات ہے۔ نکاح کا معاملہ ایسا معاملہ نہیں ہوتا جس کا کسی خاص وقت کے ساتھ تعلق ہو۔ ایسے امور میں بعض دفعہ انسان

یہ بھی سوچنے لگتا ہے کہ کیا باوجود ناراضگی کے اتحاد سے رہنے کی کوئی صورت پیدا ہوسکتی ہے۔ بعض دفعہ بعض ایسے رشتہ دار جو نرم ہوتے ہیں معاملہ کو عدالت میں پیش کرنے سے روکتے رہتے ہیں۔ اس تذبذب کی حالت کو ہم نظرانداز نہیں کر سکتے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ تذبذب کی وجہ سے بعض دفعہ صلح کی طرف مائل ہوں۔ اظہار نفرت نکاح کے بعد معقول طور پر قریب عرصہ میں ثابت ہے اور سوال بہت قریب کا ہے تو میرے نزدیک ایسے مشکوک فرق کے لئے عورت کے حق کو ہم باطل نہیں کر سکتے خصوصاً جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خیار بلوغ کا مسئلہ ایسا مسئلہ نہیں ہے جس سے عام طور لوگ واقف اور آگاہ ہوں۔ ایسے مسائل کے متعلق قدرتی طور پر لوگوں میں تردّد زیادہ ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک آٹھ نو مہینے کا فرق ایسے غیر معروف مسئلے کے متعلق کوئی ایسا فرق نہیں ہے جس کو خاص طور پر وقعت دی جائے اور میرے نزدیک عورت کا حق ہے کہ اس کی درخواست کو منظور کیا جاوے۔

(رجسٹر ہدایات دار القضاء، ربوہ - صفحہ ۱۲)

کفارہ ظہار، قسم کا کفارہ

سوال: کسی نے اپنے بیوی سے ناراض ہو کر ظہار کر لیا ہے یعنی اپنی بیوی سے اس نے کہا کہ جیسی میری ہمشیرہ ویسی ہی تو ہے۔ اگر طلاق لینا چاہتی ہے تو وہ بھی لے لے۔ اور وہ بالکل مفلس اور بے روزگار ہے اس کا باپ دس روپے کا ملازم اور عیالدار ہے۔ وہ اپنی حرکت سے پشیماں ہے۔ اس کے اوپر کیا کفارہ لازم آتا ہے۔ اور بباعث غریبی عدم ادائیگی کفارہ کے وہ کیا طریق اختیار کر سکتا ہے۔

جواب: آپ نے جواب دیا۔ غریب کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو نصیحت کی جائے۔

ایک شخص نے تقریباً دو سال سے اپنی بیوی کے ساتھ ہم صحبت ہونے کی قسم کھا رکھی تھی۔ اب وہ رجوع چاہتا ہے؟

جواب:۔ اسے لکھا گیا کہ قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ یہ ادا کرنے کے بعد دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے۔

(الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۱۵ء - جلد ۲ - نمبر ۱۱۸)

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

وَالّٰٓئِیۡ یَئِسۡنَ مِنَ الۡمَحِیۡضِ مِنۡ نِّسَآئِکُمۡ

اور وہ عورتیں جو حیض سے ناامید ہوگئی ہوں بوڑھی ہوں جن کو حیض نہ آتا ہو یعنی سن بلوغت تک نہ پہنچی ہوں۔ وہ جو کہ بیمار ہوں یعنی استحاضہ والی۔ ان کے لئے تین ماہ کی عدت ہے اور حمل والیوں کی عدت ان کے ایام حمل ہی ہیں۔ جب بچہ جن چکیں تو عدت ختم ہوگئی۔ اس پر لوگوں نے بڑی بڑی بحثیں کی ہیں کہ اگر تین ماہ سے پہلے بچہ پیدا ہوجائے تو کیا عدت ختم ہوجائے گی۔ بعض کہتے ہیں کہ کم سے کم تین ماہ ہوں گے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک واقعہ ہوا تھا کہ ایک عورت کو تین ماہ سے پہلے ہی وضع حمل ہو گیا تھا اور اسے آپ نے دوسری شادی کی اجازت دیدی تھی۔ اس لئے اس بات کا فیصلہ ہو چکا ہوا ہے۔

(الفضل ۴ مئی ۱۹۱۴ء - جلد ا۔ نمبر ۴۷ ب صفحہ ۱۴)

نان نفقہ

عورت اگر خاوند کی مرضی کے بغیر والدین کے گھر جاوے تو شریعت خرچ نہیں دلاتی۔ لیکن اگر یہ ثابت ہوجائے کہ لڑکی جب خاوند کے پاس تھی تب بھی وہ خرچ نہ دیتا تھا۔ تب شریعت اسے خرچ دلائے گی کیونکہ اس صورت میں اس پر مقام کی تبدیلی نے کوئی نیا اثر پیدا نہیں کیا۔

(رجسٹر ہدایات امیر المومنین۔ ہدایت نمبر ۱۳۸۔ دار القضاء، ربوہ)

(فرمودات حضرت مصلح موعودؓ صفحہ ۲۵۵ تا ۲۵۷)

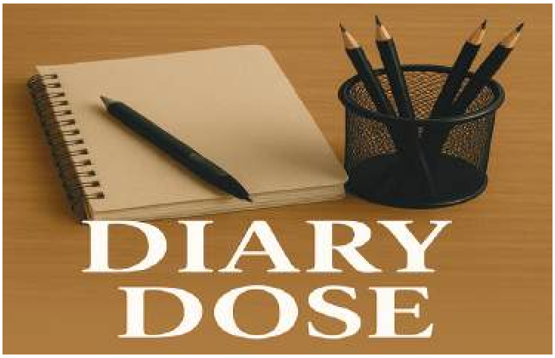

پیارے حضور انور نے خدام الاحمدیہ انگلینڈ کے ایک گروپ کو انکے بغرضِ تبلیغ ارجنٹینا روانگی سے قبل شرفِ ملاقات بخشا۔ حضور اقدس نے دُعا کروائی اور ان کو مختلف نصائح بھی فرمائیں کہ کس طرح وہ اپنے مقصد میں بہترین کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

خدام کے استفسار پر کہ حضور اقدس تبلیغ کے لئے کوئی راہنمائی کوئی نصیحت فرمائیں۔حضور انور نے فرمایا کہ” دعا کرنا اور کام کرنا، تبلیغ تو دعا سے ہی ہوتی ہے۔محنت اور دعا۔ پیغام پہنچانا ہمارا کام ہے۔نیک نیتی سے کرنا کام بس۔اپنا وقت نظارے دیکھنے میں نہ گزار دینا۔کام کرتے رہنا۔نظارے دیکھنے کے لئے ایکسٹرا ٹائم لے لینا۔

”دعا کرلو“ دعا کے بعد فرمایا کہ

” حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

ہمارا کام تو بس اتنا ہی ہے۔اسکے علاوہ دعا کرنی ہے اور دعاؤں پر زور دینا ہے نمازوں کے علاوہ نفل بھی پڑھتے رہنا۔ تبلیغ کرنے جا رہے ہو۔بڑی ضروری ہیں اور ذکرِ الٰہی بھی کرتے رہنا۔چلو پھر، اللہ حافظ ہو۔“

(This week with huzoor 25 february 2022)

ایک لجنہ نے پیارے حضور سے سوال کیا کہ:

قرآن کریم کی 64ویں سورۃ، 15ویں آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً تمہارے ازواج میں سے اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں۔ پس اُن سے متنبہ رہو۔کیا حضور انور! یہ بات بتائیں گے کہ کیوں یہاں بیویاں اور بچے کہا گیا ہے، اور خاوندوں نہیں کہا گیا؟

حضور انور (مسکراتے ہوئے) اگر ہم خاوندوں کو بھی اس میں شامل کرلیں تو آپ کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

اصل بات یہ ہے کہ یہاں قرآن نے الفاظ ”اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ“ استعمال کئے ہیں۔ اور ازواج کا صرف بیویاں ہی مطلب نہیں ہوتا۔ میری نظر میں ازواج کے معانی خاوند اور بیوی دونوں کے ہیں۔اگر خاوند اچھا نہیں ہے تو آپ کو (یعنی بیویوں کو) بہت محتاط رہنا ہوگا اور اُن کے (یعنی خاوندوں کے) حرکات سے باخبر رہنا ہوگا اگر وہ اسلام اور احمدیت کے برخلاف ہوں۔تو یہ میرا خیال ہے۔اس کا ترجمہ (انگریزی ترجمہ والے قرآن میں) ”بیویوں اور بچوں“ کا کیا گیا ہے۔لیکن جو عربی لفظ استعمال ہوا ہے وہ ازواج ہے جس کا مطلب ساتھی کا ہے۔اور ساتھی میں دونوں شامل ہوتے ہیں۔سو میں نے پتہ لگانے کی کوشش کی کہ ہم نے اسے (لفظ بیویاں) کیوں استعمال کیا ہے۔اور بالآخر مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بھی یہی رائے تھی کہ ازواج کا مطلب ساتھی ہے۔اور آپ نے اپنے اردو ترجمہ میں اس کا مطلب ازواج کیا ہے نہ کہ بیویاں۔تو ساتھی اور اولاد۔اگر آپ ساتھی کا لفظ استعمال کریں تو آپ کا اعتراض نہیں رہتا۔تو اب اس کا حل ہو گیا۔ بات یہ ہے کہ بعض اوقات آپ کے خاوند بھی آپ کے دشمن بن جاتے ہیں اگر وہ آپ کو اسلام اور احمدیت کی تعلیمات کے خلاف عمل کرنے کا کہہ رہے ہیں۔تو اسی لئے بعض دفعہ کچھ خواتین کا اپنے مردوں پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔اور کئی مرتبہ ایسا بھی دیکھنے کو ملتا ہے کہ مردوں کا اپنی بیویوں پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔اسی لئے میرا خیال ہے کہ وہ جو اس کا ترجمہ کر رہے تھے وہ متاثر ہو چکے تھے۔اُس زمانہ میں عورتیں اسلامی تعلیمات سے زیادہ واقف نہیں تھیں۔مگر اب آپ کافی پڑھی لکھی ہوگئی ہیں۔آپ کو قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہے۔آپ قرآن کریم پڑھ سکتی ہیں۔آپ کو اسلام احمدیت کی روایات سے آگاہی ہے۔آپ کے پاس علم ہے۔ بلکہ بعض دفعہ ہماری خواتین ہمارے مردوں سے زیادہ پڑھی لکھی ہوتی ہیں۔یہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اپنے خاوندوں اور بچوں سے متنبہ رہو۔

(This week with huzoor4 march 2022)

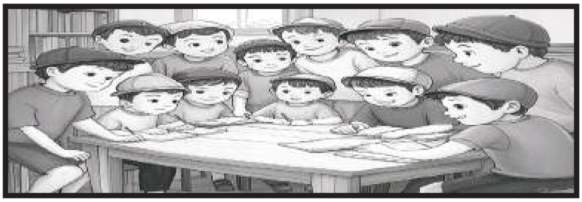

بزم اطفال

نور کا راز

ایک دن کی بات ہے، 12 سالہ احمد اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اپنے ابو سے ایک دن پہلے سوال کیا تھا:
''ابو! کیا قرآن میں سائنس کی باتیں بھی ہیں؟''
ابو نے مسکرا کر کہا، ''ہاں بیٹا، قرآن علم کی کتاب ہے، تم خود ڈھونڈو گے تو زیادہ مزہ آئے گا۔''
یہ بات احمد کے دل کو لگ گئی۔ اگلے دن جب وہ اسکول گیا تو سائنس کی کلاس میں استاد نے ''روشنی'' (Light) کے بارے میں بتایا۔
استاد نے کہا، ''روشنی وہ چیز ہے جو ہمیں دنیا دکھاتی ہے۔ سورج، چاند، ستارے سب روشنی سے چمکتے ہیں۔''
احمد کو فوراً قرآن کی ایک آیت یاد آئی:
اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
(اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے - سورۃ النور: 35)
اس نے سوچا: ''کیا واقعی قرآن میں یہ سب کچھ پہلے سے موجود ہے؟''
واپس گھر آکر احمد نے ترجمے کے ساتھ قرآن پڑھنا شروع کیا۔ اس نے سورۃ النحل میں پڑھا کہ ''اللہ نے شہد کی مکھی کو حکم دیا کہ وہ پھولوں سے رس لے اور اس میں شفا ہے۔''
وہ حیرت زدہ رہ گیا! احمد کو لگا جیسے قرآن اور سائنس آپس میں جُڑے ہوئے ہیں۔
اس نے دیکھا کہ قرآن میں زمین کی گردش، پانی کے چکر، پہاڑوں کی مضبوطی، حتیٰ کہ انسانی تخلیق کے مراحل کا بھی ذکر ہے۔
احمد نے اپنی ڈائری میں لکھا: ''قرآن صرف عبادت کی کتاب نہیں، یہ علم کی روشنی بھی دیتا ہے۔''
اسی رات اس نے اپنے ابو سے کہا: ''ابو! قرآن کو سمجھ کر پڑھنا چاہیئے، تب ہی اس کا اصل فائدہ ملتا ہے۔''
ابو خوش ہو گئے اور بولے: ''بیٹا، تم نے قرآن کا اصل مقصد پہچان لیا۔ یہی شعور ایک سچے مسلمان کی پہچان ہے۔''

سبق

قرآن مجید صرف نیکی کا حکم دینے والی کتاب نہیں بلکہ علم و تحقیق کی دعوت دینے والی کتاب بھی ہے۔ اگر بچے شروع سے ہی غور و فکر کی عادت ڈالیں تو وہ سائنس اور ایمان، دونوں میں آگے بڑھ سکتے ہیں۔

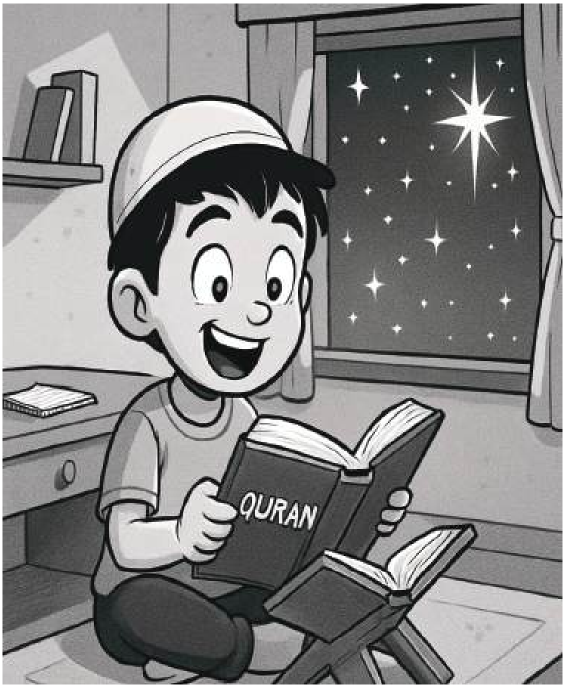

ipating Majlis endeavored to fulfill the assigned goals and effectively convey the peaceful teachings of Islam Ahmadiyyat.

Notable Highlights:

Educational Outreach:Khuddam members from Kerala, Chennai, Hyderabad, Qadian, and Poonch visited educational institutions, libraries, and both private and government sectors, introducing the message of Islam Ahmadiyyat.

Dignitary Engagements:Meetings were held with various influential figures, where the landmark book "World Crisis and the Pathway to Peace" by Hazrat Khalifatul Masih V (aba) was respectfully presented.

Cycle & Bike Peace Rides:Peace rallies on cycles and bikes were organized to visually and vocally spread the message of "Stop Third World War", which the Ahmadiyya Muslim Community has been advocating for over two decades.

Interfaith Engagement:Some Majalis held open mosque days, inviting people of other faiths to visit Ahmadiyya Mosques, promoting interfaith harmony and understanding.

Social Service: As an expression of compassion and service to humanity, Khuddam also visited old age homes and orphanages, offering support and sharing words of comfort and love.

Alhamdulillah, this campaign proved to be a vibrant expression of Tabligh, service, and peace-building—embodying the true spirit of Khilafat and the mission of the Promised Messiah (as).

Zillai Ijtema 2025

A Spiritual Gathering of Khuddam-ul-Ahmadiyya from Khorda, Nayagarh, and Puri

Alhamdulillah, the Zillai Ijtema of Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya for the districts of Khorda, Nayagarh, and Puri was held with great success on the 19th and 20th of July 2025. The Ijtema took place in Khorda and brought together Khuddam and Atfal from the three districts in an atmosphere of spiritual zeal and brotherhood. The event began with Tahajjud prayer, followed by Tilawat-e-Qur'an, Nazm, and the opening address, setting a spiritual and disciplined tone for the entire Ijtema.

Various Ilmi Muqāblāt and Warzishi Muqāblāt were organized during the two-day event. An inspiring highlight of the Ijtema was the blessed presence of Naib Sadr Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya East India, who joined the program and addressed the gathering. His presence deeply motivated the Khuddam and Atfal. The Ijtema concluded with the Prize Distribution Ceremony and a heartfelt Dua. Alhamdulillah, the event was a great success and served as a means of tarbiyyat, unity, and spiritual progress.

REPORTS
From across India

ملکی رپورٹس

A Spiritually Uplifting Journey
Highlights from the 2025 Muqami Ijtema of Yadgir

Alhamdulillah, with the blessings of Allah the Almighty, the Salana local Ijtema of Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya and Atfal-ul-Ahmadiyya Yadgir was successfully held on 12th and 13th July 2025. The Ijtema commenced with Tahajjud prayer and was followed by a spiritually uplifting session including Tilawat-e-Qur'an, Nazm, and Dua. A notable highlight was the Sanati Numā'ish (exhibition), where Khuddam and Atfal displayed creative and educational projects, reflecting both skill and Islamic values.

The Ijtema featured both Ilmi and Warzishi competitions. Another spiritually enriching activity was writing Letters to Huzur (aba), in which every participant expressed their love, prayers, and dedication to Khilafat.

The event also featured Khuddam Connect, a display of official digital platforms of Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, encouraging tech-based engagement with the Markaz. The Ijtema concluded with a Prize Distribution Ceremony recognizing outstanding performances, followed by Dua. Alhamdulillah, this two-day Ijtema became a source of spiritual, intellectual, and physical development. May Allah the Almighty accept all our humble efforts and enable us to continue serving the Jama'at with sincerity and obedience to Khilafat. Ameen.

Monsoon Tabligh Campaign 2025
Organized by Shoba Tabligh, Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

Under the banner of "Stop the Third World War – Spread Peace", Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat organized a nationwide Monsoon Tabligh Program across selected 25 Majalis, including major cities and towns such as Hyderabad, Calicut, Rajouri, Poonch, Nasirabad, Mahmudabad, Qadian, Chennai, and others.

This ten-day campaign was structured with daily tasks, enabling Khuddam to engage in consistent and focused Tabligh efforts. With zeal and dedication, each partic-

Health & Fitness Corner

Fatty Liver on the Rise in Hyderabad's Tech Sector. 84% Affected

India's tech industry is facing a hidden health crisis. Union Health Minister J.P. Nadda recently raised alarm in the Lok Sabha over the sharp rise in fatty liver disease among IT employees in Hyderabad.

A new study published in Nature Scientific Reports revealed that 84% of tech workers surveyed in the city showed signs of metabolic dysfunction-associated fatty liver disease (MAFLD). It also found that:

71% were obese

Over one-third showed metabolic syndrome, which increases the risk of diabetes, heart disease, and stroke.

A Call for Immediate Action

Nadda stressed that the health of India's workforce is vital for the country's progress. He mentioned the government's efforts under the National Programme for Prevention and Control of Non-Communicable Diseases (NP-NCD), which focuses on:

Promoting healthy diets

Encouraging regular physical activity

Reducing intake of sugar and saturated fats.

Spreading Awareness & Solutions To tackle the issue

The Ministry of AYUSH has introduced a 5-minute "Yoga Break" during office hours — simple yoga, breathing, and meditation for better health.

FSSAI (Food Safety and Standards Authority of India) is releasing awareness videos about liver health.

The government is pushing for community-level screenings and early detection.

Nadda also spoke about the importance of blending modern medicine with traditional Indian health systems to create a holistic approach.

Data from rural Rajasthan showed

Not Just a City Problem

37.19% prevalence of fatty liver disease, proving that the issue is now spreading beyond urban areas.

https://www.bwhealthcareworld.com/article/silent-health-crisis-hits-hyderabads-tech-sector-84-per-cent-show-signs-of-fatty-liver-disease-says-nadda-565879-565880

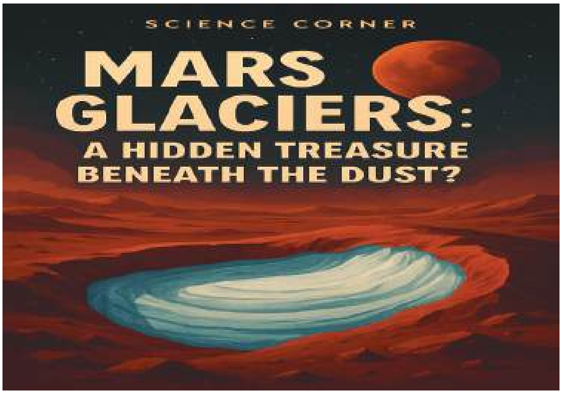

Mars Glaciers
A Hidden Treasure Beneath the Dust?

For years, scientists believed that the glaciers on Mars were mostly made up of rock and dust, with just a bit of ice mixed in. But a brand-new study has turned that idea on its head!

Using a powerful radar instrument called SHARAD aboard NASA's Mars Reconnaissance Orbiter, researchers have now discovered something amazing: these glaciers are actually over 80% pure water ice!

What's the Big Deal?

These glaciers lie beneath thin layers of dust and rock, which protect the ice from melting or evaporating.

Earlier, it was believed they had only 30% ice, but now we know they are much "cleaner" than expected.

This discovery could be a game-changer for future human missions to Mars—imagine having ready access to clean water!

How Did the Ice Get There?

Scientists think the ice may have formed from atmospheric precipitation, mostly snowfall, or through direct condensation on the Martian surface. It doesn't seem to have formed through pore ice formation, because that would result in much higher levels of impurities — and that's not what they found.

Why It Matters

Another exciting part of the research is the uniformity of the glaciers. Their consistent composition suggests that Mars may have gone through one massive, planet-wide glaciation event — or several that happened under very similar conditions.

This tells scientists a lot about Mars' climate and past, and it opens up new possibilities for human survival on the Red Planet. If humans ever set up base on Mars, this ice could be their lifeline.

Refrence

https://www.google.com/amp/s/timesofindia.indiatimes.com/etimes/trending/new-discovery-reveals-mars-glaciers-are-not-just-rock-and-dust-they-might-be-hiding-the-most-essential-component-of-life/amp_articleshow/123039810.cms

knowledge in both the Natural and Social Sciences, with the ultimate aim of serving God and His creation.

To achieve this vision and mission, AMRAI has set the following key objectives:

1. Encourage and train youth for research careers.

2. Facilitate idea exchange and future research.

3. Use the Holy Qur›an as a resource for secular knowledge.

4. Promote publication of scientifically rigorous research articles.

5. Execute research projects.

6. Support Jamaat endeavors requiring scientific knowledge.

7. Improve standards of Jamaati schools in India.

8. Provide career guidance for students.

Supervised by Nazarat Taleem, Qadian, these objectives are implemented by an 11member Executive Committee, nominated by Nazarat Taleem and approved by Hazrat Khalifat-ul-Masih V (aba) for tenure of two years. Alhamdulillah!

5.Conclusion

The formation of the Ahmadiyya Muslim Research Association India (AMRAI) represents a significant step towards fulfilling the vision set by Khilafat-e-Ahmadiyya to cultivate intellectual excellence within the Jama›at. Established in response to the urging of Hazrat Khalifatul Masih V (aba), AMRAI seeks to promote interdisciplinary research in both the natural and social sciences. It is driven by a mission to foster a new generation of Ahmadi Muslim scholars who can contribute meaningfully to contemporary global challenges while drawing upon the teachings of Islam. The first conference held in March 2020 marked a key milestone, inspiring the official creation of AMRAI in January 2024. Through structured programs, collaboration, and the pursuit of knowledge grounded in Islamic principles, AMRAI aims to empower researchers, improve educational standards, and bridge faith with modern scientific inquiry. Its mission aligns with the broader goal of restoring the lost intellectual and scientific glory of the Muslim world, as envisaged by the Promised Messiah (as). May Allah bless AMRAI! Long live AMRAI! Ameen!

About the Authors: Dr. Mohsin Ilahi is Operations Lead and Senior Quantum Scientist at the Centre of Excellence in Chinar Quantum AI Pvt. Ltd. Currently, he serves as the Head of Events Ahmadiyya Muslim Research Association India.

Sheraz Ahmad is former Nazir Taleem and Additional Nazir-e-Ala Sadr Anjuman Ahmadiyya Qadian.

Dr. Aadil Abass Shah is a Researcher at Electronic Ceramics Department (K5), Jozef Stefan Institute (JSI), Slovenia, Central Europe

Khalifat-ul-Masih V (aba) to obtain a copy of the Bye-Laws of AMRA UK, which would then be tailored to suit the needs of India. He further assured that efforts would be made to form the association as soon as possible. Below are some historic photographs taken during the conference.

PhD Scholars کے ایک پروگرام میں طلباء جامعہ احمدیہ قادیان کی شمولیت

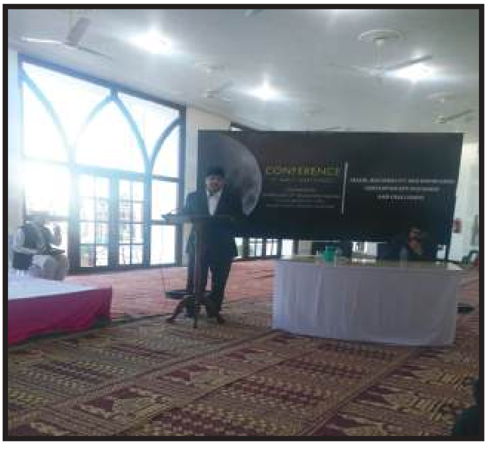

iii) Unfortunately, shortly after the conference, the COVID19- pandemic struck, bringing life across the world to a standstill. During this period, Respected Nazir Taleem Sahib also encountered health issues, requiring him to take a leave of absence from his official position. This inevitably delayed the formalization process of AMRAI.

However, the significant impact of Khalifat-ul-Masih V's (aba) message during the first conference, combined with the persistent efforts of several dedicated research scholars—including Dr. Saleeq Omar, Dr. Rameez Raja, and Dr. Aadil Abbas Shah, to name a few—and the continuous push by Shura Proposals from Aligarh Jamaat year after year, ultimately led to the formal establishment of the Ahmadiyya Muslim Research Association India on 1 January 2024, after a gap of nearly four years. Alhamdulillah!

4.AMRAI Vision and Mission

As should be clear by now from the historical facts discussed in previous sections, the Ahmadiyya Muslim Research Association India (AMRAI) was founded under the guidance of Khalifat-ul-Masih V (aba), who inspired the creation of research associations to help usher in a second Golden Age of Islam through Islam Ahmadiyyat. Formally approved on January 2024 ,1, AMRAI›s vision and mission center around promoting and advancing

It is a great favour of Allah that you have been granted the ability to accept the Promised Messiah (peace be upon him), who was given the great glad tidings by Allah for the progress of the Jama'at and the followers' excellence in knowledge and understanding. The Promised Messiah (peace be upon him) states:

"God Almighty has repeatedly informed me that He will grant me great eminence, and will instill love for me in people's hearts. He will spread my Jama'at throughout the world and will make my community victorious over all others. The people of my Jama'at will reach such heights in knowledge and understanding that, through the light of their truth and through their arguments and signs, they will silence everyone."

(Tajalliyat-e-Ilahiyyah,Ruhani Khaza'in, Volume 20, page 409)

It is the responsibility of every Ahmadi to strive for excellence in knowledge and understanding so that they can be among those blessed by these divine prophecies. Indeed, whether you have already attained higher education or are currently pursuing it, remember that there is no end to learning, and the journey of progress never ceases. A person continues to acquire knowledge throughout their life. You should also continue to enhance your knowledge and pray to Allah for an increase in it. Once, Hazrat Musleh Maud (may Allah be pleased with him) said that when I board a train or a plane, a thought comes to my heart: if only these had been made by Ahmadis and they owned these companies.

(Taken from Tarikh-e-Ahmadiyyat, Volume 17, page 101)

Keep these noble aspirations in your minds, and use all your capabilities to accomplish such achievements in the field of knowledge that the lost glory of Muslims is restored through the followers of the Promised Messiah (peace be upon him), the true servant of the Holy Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him).

May Allah grant you the ability to do this. May He bless you with His support at every step and enable you to perform deeds that are beneficial to mankind. May Allah be with you and make you the shining stars of the sky of Ahmadiyyat. Ameen!

Wassalam,Humbly

(Signed)

Mirza Masroor Ahmad

Khalifatul Masih V

ii) Towards the conclusion of the conference, a special meeting was convened by Nazarat Taleem, which included almost all the participants present at the event. The meeting was presided over by Respected Sheraz Sahib, Nazir Taleem, and focused on establishing a formal structure for the research scholars' association in India, modeled after AMRA UK. During this meeting, it was agreed that a formal framework for the association should be developed. Respected Nazir Taleem Sheraz Sahib assured the research scholars in attendance that he would write to

and spiritual wisdom—under the unifying guidance of Khilafat.

As a religious community, the Ahmadiyya Muslim Jama'at (India), in collaboration with Ahmadi Muslim research scholars, organized the conference to address these pressing issues within the framework of the Holy Quran. The aim was to gather scholars with expertise across multiple disciplines to foster constructive academic and religious discourse. The topics covered during the conference spanned a range of subjects, including the Holy Quran, the existence of God, divine revelation, science, cosmology, genetic engineering, nuclear weapons, morality, social media, fake news, and natural disasters like earthquakes.

The purpose of bringing together specialists from these diverse fields was to interpret these themes through the lens of Islamic principles. The goal was to facilitate the intersection of knowledge and expertise in order to devise solutions that contribute to conflict resolution and the promotion of peace. This initiative aligned with the true teachings of Islam, as articulated by the Promised Messiah and his successors.

The organizing committee selected 13 abstracts for presentation, which were divided into four sessions over two days. In addition to these presentations, the conference featured the keynote address delivered by His Holiness Hadhrat Mirza Masroor Ahmad (atba), Head of the Ahmadiyya Muslim Community, at the first International Ahmadiyya Research Scholars Association Conference in London, United Kingdom. It also included a Darsul Quran by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad (rh) and a documentary on Nobel laureate Dr. Abdus Salam.

3.Main Upshots of the First Conference

Following were the three main historic outcomes of the conference.

i) Mesmerizing and faith-inspiring Message by Khalifat ul Masih V(aba). For the benefits of readers the English translation of the original Urdu message which was published by Al-Fazl international (https://www.alfazl.com/2020/03/06/14126/) is as follows:

Huzoor Anwar's special message for the conference organized by Qadian and Ahmadiyya Muslim Research Scholars

Dear Participants of the Conference, Qadian,

Peace and blessings of Allah be upon you all!

I am very pleased to learn that a conference is being held in Qadian for participants who have completed or are currently pursuing their PhDs. May Allah make this event blessed in every way and bring about good results. Ameen!

I have been requested to send a message on this occasion. My prayer is that Allah grant you progress in knowledge and understanding, enlighten your minds, and make you beneficial to mankind. Ameen!

to Hazrat Khalifatul Masih V (aba), seeking approval to host a two-day National Conference of Research Scholars, immediately following the National Shura on March 2–3, 2020. With Huzoor's prayers and direction, a coordination team began holding online meetings with scholars from various regions to prepare for the event.

By the sheer grace of Allah, and with the continued prayers and guidance of Huzoor (aba), the preparations for the inaugural conference were successfully completed within just two months. Alhamdulillah!

2.First Conference: 4-5 March 2020

A Precursor to the Formation of the Ahmadiyya Muslim Research Association India (AMRAI)

On the final day of the National Shura, 3rd March 2020, a special session was held on the theme of "The Existence of God", aiming to provide intellectual responses to the growing wave of atheism. A unique presentation in the form of a dialogue was delivered during this session, which was well-received by the Shura members and laid a strong foundation for the two-day research scholars' conference that followed.

Held on 4–5 March 2020, the conference titled "Islam, Rationality, and Knowledge: Contemporary Discourse and Challenges" marked a pioneering effort to engage Ahmadi research scholars from across India in meaningful academic dialogue. Organized by Nazarat Taleem, and held under the guidance and prayers of Hazrat Khalifatul Masih V (aba), the event laid the foundation for what would later become the Ahmadiyya Muslim Research Association India (AMRAI).

Brief Summary of the First Conference

The conference took place at a time when Islam was increasingly being stigmatized and portrayed in negative terms as a source of global tension. Against this backdrop, there was a clear need to revisit and articulate Islamic perspectives on modern intellectual challenges, particularly in the light of rational thought and empirical inquiry.

The gathering sought to address pressing global concerns by presenting scholarly responses rooted in Islamic teachings. While science continues to shape and advance modern life, it has also at times contributed to confusion when divorced from ethical and spiritual grounding. In today's post-truth era—where objective facts are often dismissed, and misinformation spreads unchecked—the pursuit of clear, balanced, and principled thinking is more essential than ever.

Achieving this balance demands not only sincere academic effort but also thoughtful introspection. Ahmadi Muslim scholars are especially expected to approach contemporary issues with responsibility, avoiding extremes and maintaining a steady commitment to truth, rationality,

Genesis, Vision and Mission of AMRAI in the Light of Guidance by Khilafat-e-Ahmadiyya

Dr. Mohsin Ilahi, Sheraz Ahmad – Former Nazir Taleem & Additional Nazir-e-Ala, Sadr Anjuman Ahmadiyya Qadian, Dr. Aadil Abass Shah

1. Prelude and Context

In the book "The Re-emergence of Islamic Enlightenment", partly based on the address by Hazrat Khaliful Masih V (aba) on December 14, 2019, at the historic AMRA UK International Conference, it is mentioned:

"Each year, it is a tradition that our Jama'at awards gold medals for outstanding educational achievement in various fields. However, when the scheme was initiated by Hazrat Khalifatul Masih III (rh), he instructed that the gold medals and scholarships were specifically to reward those who excelled in science.

He started the scheme shortly after Dr. Abdus Salam Sahib won the Nobel Prize, and it was his ardent desire that at least 100 Ahmadi Muslims would soon follow in the footsteps of Dr. Abdus Salam and become eminent scientists by the time our Jama'at entered its second century.

Three decades of the second century of Ahmadiyyat have now passed, and regrettably, I do not think we have even produced a scientist who has become world-renowned in that time.

In addition, for the past thirteen or fourteen years, I have instructed Ahmadi students either directly or through Majlis Khuddamul Ahmadiyya [Ahmadiyya Muslim Youth Association] to enter the field of academia and research and to endeavor to reach the highest echelons of their fields. However, so far, it cannot be said that the results have been anywhere near as good as I had hoped."

The profound sense of disappointment conveyed in the above excerpt from the historic address was deeply felt across the Indian Jama'at. It raised a pressing concern as to why greater strides had not been made in fulfilling the expectations of Khilafat, especially given the increasing number of Ahmadi research scholars across the country.

In the wake of this realization, informal discussions began among concerned academics and members of the Jama'at involved in higher education. It was collectively felt that a more organized and purposeful approach was needed to align academic efforts with the vision of Hazrat Khalifatul Masih V (aba). Towards the end of December 2019, it was resolved—through mutual consultation—that the first step should be to compile data of all Ahmadi research scholars across India.

With the guidance and support of Nazarat Taleem, a proposal was submitted

and taxation, for example in the Hadith narrated in Muslim, 1519 (Economics)

• maintaining hygiene at public places, for example in Holy Quran, 2:222 (Public Health, Sociology)

• treating family, neighbours, orphans etc. with love and respect, for example in Holy Quran 4:37 (Sociology)

• laws on inheritance, for example in Holy Quran 4:12 (Law)

• verifying any information before passing it on to others, for example in the Hadith narrated in Sunan Abī Dāwūd 4972 (Journalism, Media Studies)

• the injunction to get an education and be inquisitive, for example in Holy Quran 5-67:2 ,4-57:2, and Hadith quoted in Tirmidhi (Sociology, History, Anthropology)

• the injunctions related to studying and pondering upon languages, for example in Holy Quran 41:4 & 46:13 ,43:4 (Linguistics, Cultural Studies)

• injunctions about Zakaat, for example in Holy Quran 73:21 (Social Welfare, Economics, Sociology)

• guidelines about fulfilment of the basic needs of every citizen, regardless of their faith or gender, for example in Holy Quran 49:10 & 16:127 ,2:111 ,4:125 ,16:98 (Sociology, Anthropology)

The verses and Ahadith cited are only a few examples of the numerous topics in Islam that are beneficial to mankind and can help in making the world a better place.

It is therefore the responsibility of every Ahmadi, especially Ahmadi scholars and students to read and explore the world of sciences- both natural and social. Instead of indulging in futile debates over which science is the best, we should focus our energies on gaining as much knowledge as we can. During a meeting of the Association of Ahmadi Muslim Scientists USA (AAMS-USA) and the Ahmadi Women Scientists Association (AWSA) with Hazrat Khalifatul Masih V (ABA) in 2022 in which scholars working in both natural and social sciences were present, Huzoor (ABA) commented,

"I hope within the next few years you will have at least one or two [Abdus Salams], God willing."

Let us work to fulfil this wish, and prove ourselves to be true servants of Allah, the Holy Prophet (PBUH) and the Jamaat.

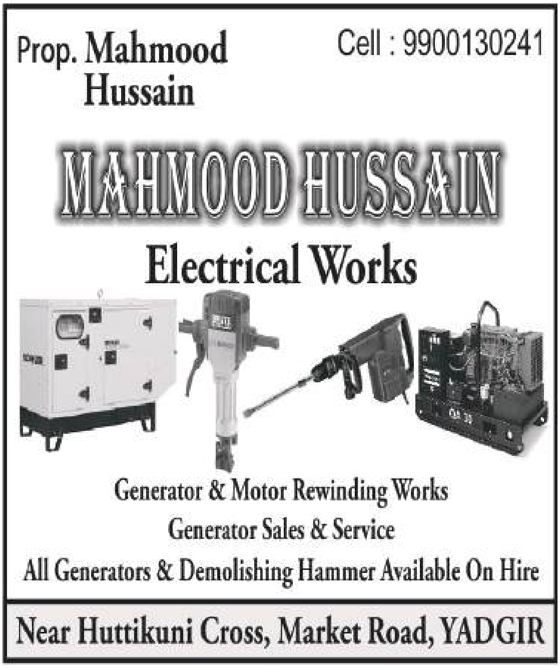

natural and social sciences therefore are complementary to each other. Considering one superior than the other is not only ignorant, but also disrespectful of Allah's boundless wisdom.

Social sciences are essential to create better pathways and frameworks for the application of natural sciences. But that is not the only purpose that social sciences serve. Social sciences help understand how the society functions, how cultural, economic, historical and political factors influence it, and how intra-social relations interact. In other words, social sciences help us understand how humans behave and experience things. Thus, social sciences are also starting points of theory and inventions, something that in scholarly parlance is known as Inductive Research. Here, social sciences generate a theory, and natural sciences step in to provide a product that can fulfil the social applicability of the theory. For example, the concept of democracy originated in the field of social sciences. And then hard science stepped in to invent electronic voting machines, designing websites where electoral candidate file nomination papers, and generated efficient counting systems to count votes. All these inventions from hard sciences served to help make democracy stronger. Similarly, cultural exchange and its importance in maintaining stronger communities is a concept that originated in social science. Later, hard sciences stepped in to invent telecommunication devices that help ease these cultural exchanges, and also helped in monitoring and analysing them. Social and natural sciences therefore work in tandem with each other.

The Beauty of Social Science

Social sciences, at their most basic level, study humans. But humans are complex beings- how we behave today, what beliefs, opinions and attitudes we hold today, what saddens us, what makes us happy- all these are subject to numerous other factors, and a slight change in even one of them can change our whole experience. Social sciences therefore require constant revisiting. That makes social sciences a little complex, but that is the beauty of these sciences- they enable us to study the minutest traits of human society.

While the Holy Quran contains numerous references to natural sciences, the Holy Book is also full of injunctions and prophecies about human nature and the behaviour of societies. The illustrious life of the Holy Prophet of Islam, Mohammad (PBUH) is a glorious example of how humans should live in a society, and the Ahadith contain many injunctions about what an ideal society should look like. The Holy Quran, the Ahadith and the Sunnah are full of countless injunctions, concepts and ideas from almost all fields of social sciences, for example

- the rules of fighting wars, for example in Holy Quran & 2:193 ,2:192 2:194 (Political Science),
- proper practices for market pricing

about the dangers of human cloning if ethical concerns about human dignity and the danger to family structure resulting from human cloning had not been explained by a social scientist? Electricity might have been discovered in nature, but how would people recognise its uses if a social scientist had not stressed that common people have a right to education?

The importance of studying the social applicability of natural sciences can be gauged from the fact that upon learning about the invention of the phonograph (an invention of the natural sciences), the Promised Messiah (AS) immediately thought about its application in the field of religion (social sciences). The Promised Messiah (AS) said:

"This voice is coming from the phonograph; Seek God from the heart; not through boasting and pomposity."

In this couplet, the Promised Messiah (AS) is teaching us to look for ways to apply scientific discoveries for use for the betterment of the society. Similarly, Hazrat Khalifatul Masih V (ABA) gave us the proper way to use the Internet and new inventions:

"These days, the books of the Promised Messiah (AS), the Holy Quran and other Islamic literature are traversing new stages of broadcast through the Internet and television. The speed of media today could not have been imagined a few decades ago. Thus, avail these opportunities given to us by Allah the Exalted, for preaching and the defence of Islam. It is a favour of Allah the Exalted that he has provided these latest inventions in this time. By making these available the work of preaching has been made easier. We should try to appropriately use these, instead of wasting time in frivolities and wrong activities. We should make use of these and if we become part of the group that is spreading the message of the Messiah (AS) of Muhammad (PBUH) to the world, then we can be considered part of this group. We can be those people by whom Allah bore witness."

Similarly, Beloved Huzoor (ABA) further said:

"I had said the same at the MTA event that today, each worker of MTA, no matter where in the world he or she works, is working to take the message of the Promised Messiah (AS) to the ends of the earth. God will make this happen, He revealed to the Promised Messiah (AS), 'I shall carry thy message to the ends of the earth' and for this purpose, He provided these resources to spread [His] message to the ends of the earth. God has destined it to be so, and all the inventions bear witness to it.

(Hazrat Mirza Masroor Ahmad (ABA), Social Media, p. 91)

Through these words, Beloved Huzoor (ABA) stressed upon the social applicability of an invention from science. Without the science, internet and satellite broadcasting would not have been possible; and without the social science, the social applicability of these inventions could not have been effectively studied and analysed. Both

advising Jamia students in Ghana, said:

"If you can develop the habit of personal study for two hours every day, you can become a great scholar and can conquer the world."

(Al Hakam, issue 11 ,143 December 2020, p. 5)

No distinction has been made in these references for the kind of knowledge we ought to pursue. Therefore, all knowledge is worth pursuing if it serves humanity.

Science and Knowledge Systems

The Merriam-Webster dictionary defines science as: 'knowledge or a system of knowledge covering general truths or the operation of general laws especially as obtained and tested through scientific method'. Going by this definition, a systematised gathering of knowledge and its operationalisation for the general welfare of the public would constitute a good definition of science. But what is this knowledge that needs to be gathered, and how could this knowledge be put to use for the public?

Both these questions are deeply tied with each other, and their answers are interconnected as well. Knowledge- facts, information, experiences, skills etc., that can serve to make people's lives better can be gathered through any number of means- observation, experimentation, surveys, interviews etc.; and its dissemination or the dissemination of products resulting from the industrial application of such knowledge among the general public is the surest way of putting the scientific knowledge to use for the common masses. Such knowledge can be collected from observing and investigating the marvels of nature- for example by studying which plants can be used to make medicines, which insects secrete hormones that can be used to produce life-saving vaccines, how eukaryotic cells divide to produce identical daughter cells that could serve as the basis for producing clones in the lab, which chemicals mix together to form what other chemicals, why an apple always falls down to the earth and does not fly away in the wind like a bird feather, or how electricity is generated in the clouds and shot down to the earth to produce stupefying lightning strikes etc. Working with such knowledge is as spectacular as it sounds.

But there is also another kind of knowledge that is just as important, and without which, all the data and facts gathered from nature cannot be put to use by the common man. And that is the knowledge gathered by observing and understanding the human behaviour in its social, historic, cultural, economic and political context. This knowledge constitutes the study of social sciences. Without understanding how the societies experience them, the natural sciences can be of no use. After all, what is the point of medicines and vaccines made from plants and animals and bio-labs if there are no studies about which societies need them the most, and how these medicines and vaccines could be distributed among them? How would people protest

Understanding the Human Experience The Need for Social Sciences

By Dr. Mudabbir Ahmad Tak

Knowledge is greatly emphasised in Islam. Allah the Almighty teaches:

"Say, 'O my Lord, increase me in knowledge.'"

(Holy Quran, Ch. 20: V. 115)

Without making any distinction, Allah the Almighty has commanded man to keep increasing his knowledge. On this basis, the Holy Prophet (PBUH) advised Muslims:

"The acquisition of knowledge is compulsory for every Muslim." (Ibn Majah)

The following prayer was also revealed to the Promised Messiah (AS):

"O Lord! Show me the reality of things."

(Tadhkirah [English translation, 2018], p. 990)

The Promised Messiah (AS) also said:

"Knowledge is a power and courage is created through this power."

(Malfuzat, Vol. 4, p. 361)

Hazrat Musleh-e-Maud (RA) also attached great importance to all forms of knowledge. He said,

"By the grace of God Almighty, I read books on all fields of knowledge … Sometimes, I will finish -400page books in one night. And until now, I have read nearly 20,000 books. I had 10,000 books in my library in Qadian alone."

(Anwar-ul-Ulum, Vol. 21 p. 556)

Again, Huzoor (RA) said:

"I advise friends that those who are not learned should pay attention to gaining knowledge and those to whom Allah the Almighty has given knowledge should teach others. At this time, God Almighty has granted our community a great opportunity to gain knowledge. If someone wastes this opportunity out of their negligence, then there will be no doubt of their misfortune."

(Friday Sermon, 23 June 1939, Khutbat-e-Mahmud, Vol. 20, p. 281)

Huzoor (RA) also advised students to increase their scope of study. He said:

"No student can be well-educated if his reading is not widely scoped. If he learns one book in school, he should read 10 books outside [his syllabus]. The knowledge outside [the syllabus] is real knowledge. The knowledge taught by the teacher is merely helpful for the acquisition of knowledge – it is a support; it is not that through it he gains mastery over all fields of knowledge."

(Sawaneh Fazl-e-Umar, Vol. 5, p. 153)

Hazrat Khalifatul Masih V (ABA),

The Quran and sayings of the Prophet Muhammad (PBUH) often emphasize the importance of using the right side—whether it's starting ablution with the right hand, entering a room with the right foot, or placing a child's first call to prayer in the right ear.

These instructions go beyond habits; they reflect a deeper message about cleanliness, respect, and order. The right hand is used for clean tasks, including shaking hands, while the left is reserved for others. Even in seating arrangements and rituals, the right side is preferred.

A Meeting Point Between Science and Faith

Why does Islam emphasize sidedness while other religions may not? According to Islamic belief, earlier revelations were for earlier times, but Islam was revealed for a more advanced age—an era where sidedness would play a significant role in human thought and systems. Today, we see that not only in science but also in politics, where we speak of "right-wing" and "left-wing" ideologies.

Looking back, these religious practices can be seen as prophetic, hinting at a future where sidedness would carry deep meaning in both science and society. From molecules in a lab to the daily habits of believers, the idea of right and left has become far more than a matter of direction—it's a reflection of balance, intention, and identity.

Conclusion: The Right Turn of Life

If you could shrink down and spiral along the DNA of any living thing—be it a person, a plant, or even a virus—you'd always be turning to the right. Never to the left. This one-way twist is a strange and consistent feature of life on Earth—and no one fully knows why as mentioned by 2021 Chemistry Noble Laureate to the question by reporter.

Chiral molecules come in two mirror-image forms, like left and right hands. In the lab, most chemical reactions make both versions equally. In theory, life could have built itself using either set. But somehow, early life chose only one "handed" version of DNA and stuck with it.

Was this just a lucky roll of the cosmic dice? Or does life's one-sidedness reflect something deeper, perhaps written into the fabric of the universe itself?

As early as 1860, Louis Pasteur saw this molecular asymmetry as more than just a chemical oddity. He called it a mysterious connection between life on Earth and the wider cosmos. Over 160 years later, that mystery still stands—spiraling quietly through every cell of every living thing. This sidedness story is enigmatic and we shall continue it in upcoming columns.

References:

1. Revelation, Rationality, Knowledge and Truth, Hazrat Mirza Tahir Ahmad(rh), Print Edition, India, 2009
2. Cosmic Rays May Explain Life's Bias for Right-Handed DNA, Quantamagazine, 2020
3. How the Universe Differs from its Mirror Image, Quantamagazine, 2025
4. Chemistry Nobel Prize Honors Technique for Building Molecules, Quantamagazine, 2021

Sidedness or Chirality in Nature A Deeper Look into Science and Faith

Attar Ushafee Pursuing PhD in VIT Vellore Jamaat Charkote

In Through the Looking-Glass (1871), Lewis Carroll's Alice doesn't just fall down a rabbit hole—she steps through her mirror and into a world turned upside down. Books read backward, people live in reverse, and nothing works quite the way it does in her own world.

What Alice stumbled into wasn't just fantasy—it echoes a strange truth about our universe. Scientists call this idea chirality, or "handedness." Think about your hands: they're mirror images, but no matter how you turn them, they can't line up exactly. That's chirality. If Alice tried to shake hands with her reflection, the mismatch would be obvious—her right hand becomes a left in the mirror, and the handshake falls apart.

This quirky detail reveals something profound: the universe treats left and right differently. From the structure of molecules to the tiniest particles of matter, the mirrored version of something isn't always the same. Alice's mirrored world might be fiction—but the science of chirality is very real, and it shapes everything from chemistry to life itself.

Have you ever wondered why we talk about "right" and "left" so often, or why one side might matter more than the other? At first glance, choosing a side—right or left—may seem like a small or even meaningless detail. Whether you pick up something with your right hand or left hand, the task is done. But the idea of "sidedness," or chirality, has surprising importance in both science and religion.

Chirality in Science: Why "Handedness" Matters

In 2021, scientists Benjamin List and David MacMillan received the Nobel Prize in Chemistry for discovering a new way to speed up chemical reactions using small organic molecules—a process called organocatalysis. A key part of their discovery was understanding chirality, or molecular handedness.

Many molecules exist in two forms that are mirror images of each other, like left and right hands. Though they may look nearly identical, these versions can behave very differently. In medicine, for example, one version of a molecule can be healing while the other might be harmful. That's why scientists now focus on making just the right version of a molecule, and organocatalysis helps make that process cleaner, faster, and more efficient.

Sidedness in Islam: A Matter of Practice and Principle

Interestingly, the idea of sidedness also appears throughout Islamic teachings.

Sirajuddin, pledged allegiance at the hands of the Second Caliph(ra). He was very knowledgeable, he became a missionary and dedicated his life. He served in Pakistan, America, Canada, Guatemala, South Korea, and South Africa among other places. He also served as Vice Principal and a professor in Jamia Ahmadiyya Canada. Thereafter, he was posted to the Qaza Board in Canada. His son, Qasim Rashid, describes him as being very dedicated to his work, and very passionate about protecting Ahmadiyyat against all allegations. He was very patient and content through his illness, and always advised his family and children to remain attached to Khilafat. He instructed his son to passionately speak about Khilafat on social media as it is the solution to all the world's problems. He duly fulfilled his duties as a life-devotee. His Holiness(aba) prayed for his forgiveness.

The third is Mirza Imtiaz Ahmad Sahib, Amir of the Hyderabad Sindh District. Ahmadiyyat began in his family through his grandfather, who pledged allegiance to the First Caliph(ra). After obtaining his BA, he opened a medical store. From a young age, until the end of his life, he was honoured to serve the Community. Many non-Ahmadis were impacted by his teachings, as he taught Islam to many non-Ahmadis. Due to his character, many regarded him as trustworthy, humble and sincere. He would treat patients without any compensation if they could not afford it. His Holiness(aba) prayed for his forgiveness.

The fourth is Al Haj Muhammad bin Arabi Sahib from Algeria. He was living most recently in France. In 2015, he participated as a guest in the Jalsa Salana UK alongside his wife, and pledged allegiance before he left. Eight others who were with him pledged allegiance after him. He felt a deep love in the Community which truly impacted him. He was very brave in stating he was an Ahmadi, despite the persecution in Algeria. Even to the police, he was bold in stating he was an Ahmadi, and his home remained a place for Ahmadis to gather. He was pure of heart, and sincere, and ever-grateful for having the opportunity to accept the Promised Messiah(as). His Holiness(aba) prayed for his forgiveness.

The fifth is Muhammad Ashraf Sahib, who passed away at the age of 70. He resided in Kotri, in the Hyderabad district. He was the father of Naveed Ashraf, a missionary serving in Kongo. He could not attend his father's funeral due to serving in the field. Hazrat Noor Ilahi Sahib(ra), his grandfather, was the first Ahmadi in his family. The deceased was a pious, sincere member of the Community. He was hospitable, and was also imprisoned for a few days due to his faith. He recited the Qur'an well and read the books of the Community with great passion. He was devoted to Khilafat. Even in his final days, he diligently fulfilled his religious obligations and prayers. He was very brave and passionate about spreading the message of Islam. His Holiness(aba) prayed for his forgiveness.

Summary prepared by The Review of Religionss

with this gift of the Holy Prophet(sa).

Upon collecting the spoils of war in Khaibar, some manuscripts of the Torah were also found. The Jewish people requested to have those returned, and the Holy Prophet(sa) had carefully preserved them. Thus, he instructed that the manuscripts be safely stored and returned to the Jewish people upon their request. His Holiness(aba) mentioned that this is opposed to what we see today, where enmity toward Islam results in the burning of the Qur'an. This was the moral and religious integrity of the Holy Prophet(sa).

The Expedition of Wadi al-Qura

After camping at Khaibar for a few days, the Holy Prophet(sa) began his journey back to Madinah. On their way, the Muslims arrived in this valley abundantly inhabited by Jewish people. The Muslims invited the people of this valley to peace and Islam, and the Jewish people declined the offer. The battle began with individual duels, and each time, a Muslim would overcome his Jewish opponent. By the end of the day, a total of 11 Jews had been killed. On the next day, before the sun had risen, the Jews surrendered. There, the Muslims also obtained spoils which were distributed there. Similar to Khaibar, the land and crops were given back to the Jewish people to tend to and benefit from.

Further details of these events would be mentioned in the future.

Funeral Prayers

His Holiness(aba) mentioned a few deceased members of the Community whose funeral prayers in absentia would be offered following the Friday prayers.

The first is of Maulana Muhammad Karimuddin Shahid Sahib. He was Sadr (president) of Sadr Anjuman Ahmadiyya, Qadian. He passed away at the age of 87 during Ramadan. In his early life, his father pledged allegiance. Living in a village, there were no proper arrangements for education. Thus, he was sent to Qadian for further education, and then he pursued higher education later. He was also the first missionary from India to graduate Jamia Ahmadiyya with a Shahid Degree. He served in a plethora of capacities in the Community. In 2021, he was appointed as Sadr of Sadr Anjuman, and continued to serve in this capacity until his demise. He was a simple and content person, living in whatever allowance he was granted. He was an excellent writer and speaker. Despite his illness, he performed his duties diligently in an exemplary way. He served the Community for a period of 62 long years. During his last days, he mentioned to his family that he was born in Ramadan, and would pass away in Ramadan. He was very hard working, and practiced what he preached. He duly fulfilled his pledge of life-devotion. His Holiness(aba) prayed that Allah preserves his passion to serve his faith in his progeny.

The second is Abdur Rashid Yahya Sahib, who was most recently serving as the Sadr of the Qaza Board in Canada. He passed away at the age of 74. He was a Musi. Abdur Rashid Yahya sahib's father, Mian

was brought to the Holy Prophet(sa). The Holy Prophet(sa) invited him to Islam, upon which he was told about the bounties of Allah and paradise. He gladly accepted Islam. This shepherd also had many sheep belonging to the Jews of Khaibar, however, the Holy Prophet(sa) did not take advantage of the situation, despite the Muslims dire state and need, and instructed him to return those sheep to their rightful owners. This same Ethiopian was martyred during the Battle of Khaibar, even though he had not performed a single prostration in prayer. The Holy Prophet(sa) instructed for his body to be brought into his tent, and prayed for him, stating that Allah had granted him paradise.

Hazrat Abdullah bin 'Amr(ra) and Hazrat Ali(ra), in two separate narrations, related that during this time, the Holy Prophet(sa) prohibited the consumption of domestic donkeys.

Peace with the People of Fadak

The Holy Prophet(sa) also reached out to the people of Fadak, a place of abundant orchards close to Khaibar, to reconcile and become allies. Hazrat Moihisah(ra) went to Fadak with the Holy Prophet's (sa) message, however, the people of Fadak were doubtful that the Muslims could overcome the 10,000 warriors in Khaibar. Nonetheless, they agreed to send a convoy with Hazrat Moihisah(ra) to Khaibar to assess the situation. Upon arriving at the battlefield, this convoy learned that the Muslims had already conquered a fort in Khaibar. According to one narration, the people of Fadak agreed to leave the area and surrender everything to the Muslims, whilst according to another narration, they split their assets in half with the Muslims and continued to reside there.

Spoils of Khaibar

His Holiness(aba) explained that the Holy Prophet(sa) divided the main portion of the spoils of war into 36 portions, each portion comprising 100 shares. 18 of those portions, or 1800 shares, were reserved for the Muslims, and the Holy Prophet(sa) share was equal to any other Muslim. The other half was put in reserve for the future. All these spoils were sourced from the various forts that were conquered. Most of the spoils were distributed to those Muslims who participated in the events of the Treaty of Hudaibiyah, while some exceptions were made for a few companions, including those who had returned from Abyssinia. The Holy Prophet(sa) would instruct companions to gather all the spoils and appoint some to divide and distribute them equally. The female companions who were present at Khaibar also received a share, but only from those spoils that were attained without having to fight.

Some women from the Banu Ghaffar, prior to the Battle of Khaibar, requested to go alongside the Muslims. One woman from the Banu Ghaffar was given a necklace which she never parted with. She kept it around her neck at all times, and treasured it dearly because the Holy Prophet(sa) had given it to her. She even instructed that the necklace be buried with her because she could not part

'Events Surrounding the Battle of Khaibar'

Summary of the Friday Sermon delivered by Hazrat Khalifatul Masih V(aba) on 4th April 2025 at Masjid Mubarak, Islamabad, Tilford, UK

After reciting Tashahhud, Ta'awwuz and Surah al-Fatihah, His Holiness Hazrat Mirza Masroor Ahmad(aba) said he would continue to speak on events from the life of the Holy Prophet(sa), particularly those that took place during the Battle of Khaibar.

The Return of the Muslim Migrants of Abysinnia

After the joyous victory at Khaibar, another joyous occasion took place, which was the return of the Muslims from Abysinnia who had migrated there due to persecution. These Muslims included the Holy Prophet's (sa) cousin, Ja'fir.

Following the treaty of Hudaibiyah, the Holy Prophet(sa) sent Hazrat 'Amr bin Umayyah(ra) with a letter to King Negus, which stated that all the migrants that were still in Abyssinia should be returned to him. Upon returning, when these migrants heard that the Holy Prophet(sa) was at Khaibar, they could not wait to see him and hurried toward Khaibar. The Holy Prophet(sa) greeted his cousin, Ja'fir, and the other Muslims with great love.

Some companions, such as Hazrat Abu Musa al-Ash'ari(ra) and Hazrat Abu Hurairah(ra) also made their way back to Madinah. These companions had been displaced to other areas such as Ethiopia due to weather conditions during their travels.

It had been 15 years since these companions had been separated from the Holy Prophet(sa) and the rest of the Muslims. His Holiness(aba) narrated the account of a woman, Hazrat Asma(ra), who spoke to Hazrat Hafsa(ra), one of the blessed and pure wives of the Holy Prophet(sa). Hazrat Hafsa(ra) had remarked that the Muslims who remained with the Holy Prophet(sa) this whole time were closer to the ones who had migrated to Abyssinia and other places. Hazrat Asma, becoming upset, responded that the Muslims who migrated to other areas did so purely for the love of Allah the Almighty and His messenger (sa), and they thought about him all the time, escaping danger upon his instruction. Hazrat Asma(ra) recounted this exchange to the Holy Prophet(sa), who told her that she and the other migrants were superior in that they had participated in two migrations, while the migrants from Makkah who came with him had only participated in one. This made her feel much better, and many other companions would come to the Holy Prophet(sa) to hear these loving and reassuring words.

The Martyrdom of a New Muslim from Ethiopia

His Holiness also narrated the martyrdom of an Ethiopian slave who was martyred in the events surrounding Khaibar. According to narrations, he was a shepherd tending to his animals, and he

نوجوانوں سے اپیل

بانئ تنظیم حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

آخر میں مَیں نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ قطع نظر میرے مذہب کے تم بھی چونکہ اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہو اس لئے مذہب اسلام کا مطالعہ کرو۔ قرآن کو ہاتھ میں لو اور اس پر غور کرو۔ مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سائنس مذہب کے خلاف نہیں ہے۔ کوئی سچی سائنس مذہب کے خلاف نہیں اور کوئی سچا مذہب سائنس کے خلاف نہیں ہوسکتا۔ اگر کسی مسئلہ کے متعلق شک ہو تو اسے میرے سامنے پیش کرو۔ میں تم کو بتادوں گا کہ کوئی سائنس کا مسئلہ اور کوئی صحیح فلسفہ اسلام کے خلاف نہیں۔ تم کو سب سے اچھا مذہب ملا ہے۔ تم اس کی قدر کرو۔ یہ وہ مذہب ہے جس کے متعلق کفار بھی رشک کرتے اور کہتے تھے کہ کاش یہ ہمارا مذہب ہوتا۔ رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَوۡ کَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ

اس کا تاریخی ثبوت یہ ہے کہ ایک دفعہ ایک یہودی اور ایک مسلمان کا جھگڑا تھا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلہ کے لئے آئے۔ فیصلہ کے بعد یہودی نے کہا کہ مذہب تو یہ جھوٹا ہی ہے مگر ہے مکمل۔ کوئی مسئلہ نہیں جو اس میں بتایا نہ گیا ہو۔

تم اپنے مذہب کی قدر کرو اور اس کا احترام کرو۔ اسلامی روح اپنے اندر پیدا کرو۔ پھر تمام تدابیر کامیاب ہوں گی۔ تم قرآن کو ہاتھ میں لو۔ اس کا مطالعہ کرو۔ اس کو غور سے STUDY کرو۔ اس کتاب کا احترام کرو۔ اس کی آیات پر ہنسی نہ کرو صرف کُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا کا مسئلہ ہی یاد نہ ہو بلکہ مذہب بھی سیکھو۔ یاد رکھو اس میں وہ علوم ہیں جو تمام دنیا کے تمدن کو ہیچ کر دیں گے۔ تم اگر اسلام کا سچا نمونہ اختیار کرو گے تو تم کو روحانی اور جسمانی دونوں امور میں دنیا پر برتری حاصل ہوگی۔ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا نعرہ پھر بلند ہوگا اور اسلام کی حکومت آج سے تیرہ سو سال قبل کی طرح پھر دنیا پر قائم ہوگی۔ ان شاء اللہ

(انوار العلوم جلد نمبر 9 صفحہ 518)

Volume 8 AUGUST 2025 CE Issue 8

Monthly MISHKAT Qadian

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

Inside the Issue

Understanding the Human Experience_The Need for Social Sciences

Sidedness or Chirality in Nature. A Deeper Look into Science and Faith

Published on 12th AUGUST 2025

Chairman: Shameem Ahmad Ghori
Editor: Niyaz Ahmad Naik
Manager: Mudassir Ahmad Ganai

Registered with Registrar of Newspapers of India at PUNBIL/2017/74323Postal Registration No. GDP-046/2024-26

Annual Subscription: $220 (20/Copy) By Air $50 Weight : 40-100 gms/issue

PH: +91-1872-220139 Email: mishkatqadian@gmail.com